ہفت روزہ

ترجمان اسلام

مکرم جناب مولوی محمد یوسف صاحب ...

نگران اعلیٰ

مفتی محمود

18/16

باسمہ تعالیٰ

میں

جمعیتہ علماء اسلام کے تمام وابستگان و رفقاء کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ہر حال میں خدمت اسلام کو اپنا شعار بنائیں اور اپنے نامور اسلاف کی تاریخ ساز قربانیوں کو اپنے عمل سے زندہ کریں۔ اس دور پرفتن میں اسلاف کی راہ پر قائم رہنا سب سے بڑی نیکی ہے۔

محمد عبداللہ درخواستی

امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افضل ہے مُرسلوں میں رسالت حضورؐ کی
اکمل ہے انبیا میں نبوت حضورؐ کی

ہے ذرہ ذرہ ان کی تجلّی کا اک سراغ
آتی ہے پھول پھول سے نکہت حضورؐ کی

پہچان لیں گے آپؐ وہ اپنوں کو حشر میں!
غافل نہیں ہے چشمِ عنایت حضورؐ کی

آتے رہے ہیں رہنمائی کو انبیاءؑ
جاری رہی ہے رشد و ہدایت حضورؐ کی

کھولے ہیں مشکلاتِ جہاں نے کئی محاذ
کام آئی ہر قدم پہ حمایت حضورؐ کی

میری نظر میں مُرشدِ کامل ہے وہ بشرؐ!
تفویض کر سکے جو محبّت حضورؐ کی

جو ہو گئے ہیں آپؐ کے، آپؐ اُن کے ہو گئے
عادت نہیں ہے ترکِ محبت حضورؐ کی!

آہستہ سانس لے کہ خلافِ ادب نہ ہو
نازک ہے آئینے سے طبیعت حضورؐ کی

چوما ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ
جب بھی ہوئی ہے مجھ کو زیارت حضورؐ کی

در پہ پڑے ہیں کوئی ہمیں کس لیے اٹھائے؟
شکوہ حضور کا، نہ شکایت حضورؐ کی

چشمِ طلب میں کس کا اجالا؟ حضور کا!!
دنیائے دل میں کس کی حکومت؟ حضورؐ کی

انسانیت کو ماننے والوں کے واسطے
آئین دے گئی ہے فراست حضورؐ کی

منزل کی جستجو ہے تو اُن کی طرف چلو!
جن قائدین میں ہے قیادت حضورؐ کی

دانشؔ! میں خوفِ مرگ سے مطلق ہوں بے نیاز
میں جانتا ہوں موت ہے سنت حضورؐ کی

احسان دانش

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۱۶

جمعۃ المبارک ۲۵ / اپریل، ۱۲ / ربیع الثانی

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★★

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۳۸ روپے
ششماہی ——— ۱۹ روپے
سہ ماہی ——— ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ:
۷۵ پیسے

آزاد کشمیر میں فسطائیت و آمریت

آزاد کشمیر میں ارباب اقتدار نے گذشتہ دو سال سے جو کھیل کھیلا اور اب جو ناٹک رچایا جا رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ پاکستان کی کشتی کے کھیون ہاروں نے پورے ملک میں آمریت کے استبدادی پنجے گاڑ دینے کے بعد آزاد کشمیر کو بھی فسطائیت کی تاریک راہوں پر ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سیاسی رہنما ایک عرصہ سے جس چیز کا خطرہ محسوس کر رہے تھے بالآخر وہ ہو کر رہی۔ آزاد کشمیر کے صدر جو عوام کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے تھے سازشوں اور مسلسل ریشہ دوانیوں کے ذریعہ آمریت کی راہ سے ہٹا دیئے گئے۔ سردار عبدالقیوم خان کی سبکدوشی کسی کے لیے بھی خلاف توقع نہیں، مگر افسوسناک ضرور ہے۔

دراصل آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرار داد پاس ہونے کے بعد سے ہی "عوامی حکمرانوں" کا اور چھور بدلا ہوا تھا۔ "عوامی حکومت" کے اصاغر و اکابر سردار عبدالقیوم کے خلاف بالکل اسی طرح کیل کانٹے سے لیس ہو گئے تھے جس طرح صوبہ سرحد میں شراب کی بندش اور دیگر اسلامی قوانین کے نفاذ کے بعد مولانا مفتی محمود صاحب کے خلاف۔

بھٹو صاحب اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اکا دکا آوازوں کے سوا پاکستان کی غالب اکثریت اسلام کے عادلانہ نظام پر دل کی گہرائیوں سے یقین رکھتی ہے، وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر پاکستان کے کسی صوبہ میں یا آزاد کشمیر میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا عملی تجربہ کیا گیا تو اس کی صدائے بازگشت پورے ملک میں سنائی دے گی۔ نتیجۃً ملک کے کونے کونے سے اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کا مطالبہ زور پکڑ جائے گا جیسا کہ صوبہ سرحد میں شراب کی بندش اور دیگر اسلامی قوانین کے نفاذ اور آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرار داد پاس ہونے بعد مشاہدے میں آیا۔

ملک کے گوشے گوشے سے صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود اور آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار عبدالقیوم خان کے حق میں صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی۔ ہر دو رہنماؤں کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا اور اسلامیان پاکستان نے مسرت و شادمانی کے شادیانے بجائے۔

مگر افسوس کہ اسلام ہمارا دین ہے کہنے والے حکمرانوں نے اس جرم کی پاداش میں بلوچستان اور سرحد کی آئینی حکومتوں کو یک بیک ڈرامائی انداز میں ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ احتجاجاً مولانا مفتی محمود نے وزارت علیا سے استعفیٰ دے دیا۔ جان چھٹی اور لاکھوں پائے۔

مگر سردار عبدالقیوم خان مفاہمت اور مصالحت کے پہیوں پر گاڑی چلاتے رہے۔ گذشتہ ۲۷ / سالہ روایات کے برعکس آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی قائم ہوئی تو سردار عبدالقیوم خان چونکے لیکن پھر مفاہمت کا ڈول ڈالا۔ کچھ دنوں مسلم کانفرنس اور پیپلز پارٹی میں اتحاد و اتفاق کی خبریں آتی رہیں، جونہی اندرا اور شیخ عبداللہ میں اتحاد و گٹھ جوڑ ہوا۔ مسلم کانفرنس اور پیپلز پارٹی کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ پھر وہی سازشوں کا چکر، پھر وہی اسلام آباد میں بیٹھ کر آزاد کشمیر کی قسمت کے فیصلے، پھر

پرنٹر میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ سے شائع کیا

وہی توڑ جوڑ کی کوششیں۔ انتہا یہ کہ خود مسلم کانفرنس کے صدر گرامی سردار ابراہیم اپنی ہی پارٹی کے صدارتی امیدوار سردار عبدالقیوم خان کے مقابلے میں کود آئے۔ پھر کیا تھا پیپلز پارٹی کے نیتاؤں کی بن آئی۔ چار جماعتوں کا گٹھ جوڑ عمل میں آگیا۔ سردار عبدالقیوم خان بھی لنگر لنگوٹ کس کر میدان میں آ گئے۔ سردار صاحب جو باتیں دبی زبان میں کہہ رہے تھے وہ کھل کر کہنے لگے۔ ہر دو جانب سے ھل من مبارز کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ بقول سردار عبدالقیوم خان انہیں اسلام آباد طلب کیا۔ انہوں نے سرتابی کی۔ سرتابی و سرکشی کے عوض میں سردار صاحب نے جو کچھ حاصل کیا وہ ہے آزاد کشمیر کی صدارت کے بار گراں سے سبکدوشی۔ قیوم خان اور کوثر نیازی ہوتے تو شاید نہیں یقیناً ایسا نہ کرتے اور وفاداری بشرط استواری کے محکم اصول پر عمل پیرا ہوتے۔

مگر خدا جانے سردار صاحب کو کیا سوجھی کہ ان محترم نے خان عبدالولی خان، مولانا مفتی محمود اور دیگر بے باک رہنماؤں کی راہ کو ترجیح دی۔ جو کانٹوں کی راہ ہے جو مشکلات کی راہ ہے جو عقل و خرد کی نہیں عشق و دیوانگی کی راہ ہے۔ جو پابندیوں اور قدغنوں کی راہ ہے جو دفعہ ۱۴۴ اور آنسو گیس کی راہ ہے۔ جس راہ میں نادیدنی لذت تو ہے، مگر قدم قدم پر لاٹھی اور گولی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس راہ میں سیکورٹی فورس کی بندوقوں کے بٹ اور پولیس کے ڈنڈے ہر وقت خیر مقدم کے لیے تیار رہتے ہیں۔ بلا مبالغہ یہ ایسی جان جوکھوں کی راہ ہے کہ جس پر چلنے سے اچھے اچھوں کا پتہ پانی ہوتا ہے اور بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگانے لگتے ہیں۔

سردار صاحب نے اگر غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد اس عزیمت و پامردی کی راہ کو منتخب کر لیا ہے تو ہم انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتے ہیں اور خدائے واحد سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت و استقلال کی توفیق بخشے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ارباب اختیار کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ملک کے نازک حالات کے پیش نظر وہ اپنی افتاد طبع سے کسی قدر ہٹ کر چلتے اور کم از کم آزاد کشمیر میں سرحد و بلوچستان کا تجربہ نہ دھراتے۔

ان کے اس اقدام سے خان عبدالقیوم خان کے برادر محترم جناب عبدالحمید خان صدر آزاد کشمیر پیپلز پارٹی سردار ابراہیم صاحب، جناب کے ایچ خورشید اور محترم نور حسنین صاحب کو یقیناً خوشی ہوئی ہوگی مگر سب سے زیادہ خوشی بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی اور مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ شیخ عبداللہ کو ہوئی ہے۔ آزاد کشمیر کے عدم استحکام اور افراتفری سے اگر کسی کو براہ راست فائدہ پہونچے گا تو وہ بھارت ہے۔ عبداللہ اندرا گٹھ جوڑ کے بعد ضرورت اس امر کی تھی کہ آزاد کشمیر کی فضا زیادہ پرامن زیادہ مستحکم، زیادہ جمہوری ہوتی۔ اس وقت پاکستان اور آزاد کشمیر میں استحکام و اتحاد کی جس قدر زیادہ ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی، لیکن افسوس کہ ارباب اختیار کی غلط اور آمرانہ پالیسیوں کے نتیجہ میں نت نئے مسائل جنم لے رہے ہیں بلکہ مسائل پیدا کیے جا رہے ہیں۔ ایک مسئلہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا مسئلہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ ملک دن بدن فسطائیت اور لاقانونیت کی طرف جا رہا ہے مسائل حل ہونے کی بجائے الجھ رہے ہیں۔ کاش موجودہ حکمران سوچیں اور حزب اختلاف کو اعتماد میں لے کر مشترکہ قوت سے ملک کی کشتی کو گرداب سے نکالیں، مگر وائے حسرت کہ اقتدار کی مستی کچھ سننے اور سمجھنے نہیں دیتی اور حق و صداقت کی ہر آواز پشتینی ٹوڈیوں اور ازلی کاسہ لیسوں کے سبب اچھا کے شور میں دب کر رہ جاتی ہے۔

رہ گیا ڈوب کر گراں بار سلاسل کے تلے!
میری درماندہ جوانی کی امنگوں کا خروش

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۸، ۲۹/ اپریل بروز پیر، منگل مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر میں صبح ۹ بجے طلب کر لیا ہے جس میں ملک کی سیاسی صورت حال پر غور و خوض کے بعد اہم فیصلے کیے جائیں گے

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا عبیداللہ انور نے اس موقع پر ۲۸/ اپریل بروز پیر کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں صوبائی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی طلب کر لیا ہے۔

مرسلہ: ڈاکٹر احمد حسین کمال

شاہ فیصل کا قتل

مختلف پہلو

سعودی عرب کے شاہ فیصل کے قتل میں اس بات کا امکان ہے کہ یہ قتل درحقیقت سیاسی اقدام کا نتیجہ ہو۔

اگر یہ قتل سیاسی اقدام ہے تو پھر اس کا منصوبہ بنانے والوں کا اصل مقصد لازماً یہ تھا کہ خلیج فارس کے شیوخ کو ڈرایا جائے اور تیل کے بارے میں پالیسی کے سوال پر مرعوب رکھا جائے۔ میرے خیال میں یہ طریقہ پھر ایک اور غلط اندازہ ثابت ہوگا سوال یہ ہے کہ کیا کچھ لوگوں نے محسوس کیا تھا کہ "ذہنی طور پر پراگندہ" شہزادہ کے پستول کی چند گولیاں سیاسی صورت حال کو تبدیل کرنے کا آسان اور موثر طریقہ ہوں گی؟ یہ صورتِ حال اس وقت زیادہ آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اگر ہم بااثر امریکی اخبار "واشنگٹن پوسٹ" کی اس رائے پر یقین کر لیں کہ "شاہ فیصل نے بحیثیت ایک فردِ واحد کے دوسرے کسی کے مقابلے میں مغرب کو کہیں زیادہ نقصان پہونچایا"۔

اس مرحلے پر خلیج فارس کی تیل کی دولت سے مالا مال ریاستوں کے حکمران ان سازشوں سے خوفزدہ ہیں جو ان کے خلاف مغربی ماہرین جاسوسی اور جاسوسی کے ادارے کر سکتے ہیں، محلاتی سازشیں۔ اس قسم کی اطلاعات اخبارات میں پہلے ہی آ چکی تھیں۔ جب کہ یہ کہا گیا تھا کہ اس علاقے میں ممکنہ طور سے امریکی فوج اتاری جا سکتی ہے۔ خاص طور سے سعودی عرب میں۔ اس قسم کے اقدامات کے امکان نے مغربی طاقتوں کے لیے ایک خاص سرد مہری پیدا کر دی تھی۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ سعودی عرب کے نئے بادشاہ شاہ خالد سیاست سے الگ تھلگ رہے ہیں۔ چنانچہ حقیقی طاقت شہزادہ فہد کے پاس رہے گی جو اپنے امریکہ نواز خیالات کے لیے مشہور رہے ہیں۔ وہ تخت کے پیچھے حقیقی طاقت و بھی قرار دیئے جاتے ہیں۔

جیسے ہی ریاض سے ایک ریڈیو اناونسر نے شاہ فیصل کے قتل کے بارے میں خبر المناک لہجے میں سنائی بعض خبر رساں ایجنسیوں نے ان اطلاعات میں خاص طرح کا اضافہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ "ایک ایسے شخص کو قتل کیا گیا ہے جو مشرق وسطیٰ کے پٹرول کی دھار پر کنٹرول کرتا تھا" ——— یہ اس طرح کی رپورٹ تھی جو اس سچ کی یاد دلاتی ہے جو سب کو معلوم ہے۔ جدید سیاست کے طوفان میں تیل اور خون کی آمیزش اکثر ہوتی رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج بہت سے لوگ اس قتل کے بارے میں سرکاری وضاحت پر یقین نہیں کرتے۔ سرکاری وضاحت کے مطابق "جنونی شہزادے" اور شاہ فیصل مرحوم کے بھتیجے فیصل ابن مساعد ابن عبدالعزیز کو کسی نے قتل پر نہیں اکسایا تھا جس نے اپنے چچا شاہ فیصل پر پستول سے قاتلانہ فائر کیے تھے۔ وہ لوگ بھی شہزادے کے ذہنی توازن کی پراگندگی کے بارے میں حیران ہیں اور اس سے منکر ہیں جو اسے قریب سے جانتے ہیں۔

جو لوگ سرکاری وضاحت پر یقین نہیں کرتے وہ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ شاہ فیصل کے قتل سے کس کو فائدہ پہونچا جن کا ملک تیل برآمد کرنے میں سرفہرست ہے؟ کس کو شاہ فیصل کو منظر عام سے ہٹانے میں دلچسپی تھی جو تیل کے بحران میں مرکزی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ ایک سب سے اہم سیاسی شخصیت نہ صرف خلیج فارس کے علاقے میں، بلکہ پورے مشرق وسطیٰ میں۔ وہ شخصیت جو مغربی ملکوں کو عرب تیل کی بندش کی محرک تھی۔؟

مرحوم شاہ امریکہ کے گہرے دوست تھے، لیکن دنیا تضادات سے پُر ہے۔ یہ درست ہے کہ شاہ فیصل کے قتل کی خبر امریکی دفتر خارجہ کے حکام کے لیے ایک اچانک صدمہ تھا اور وہ مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات کے نقصان کی باتیں کرنے لگے تھے۔

تیل کی کمپنیوں کے حصص گر گئے تھے۔ یہ سب سچ ہے۔ اس سے تاجروں کو بہت زیادہ تشویش نہ تھی جو اسے ایک سراسیمہ منڈی کا فوری ردعمل قرار دے رہے تھے۔

اسی کے ساتھ سیاسی مبصرین نے یہ بھی محسوس کیا تھا کہ سعودی عرب کے تیل کے مفادات امریکی اجارہ داریوں کے مقابلہ میں بڑھ رہے تھے۔ شاہ اور امریکہ کے درمیان فوجی تعاون میں اضافے کے باوجود شاہ فیصل کے اقدامات نے واشنگٹن کے اس عزم کو روک دیا تھا کہ وہ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کی تنظیم (OPEC) کی طاقت کے اُوپر چھا جائے۔

چند ماہ قبل سعودی عرب نے تیل کی قیمتیں موجودہ سطح پر قائم رکھنے کی غرض سے تیل کی پیداوار کم کی تھی۔ پھر یہ فیصلہ بھی کیا گیا تھا کہ ریال اور ڈالر کے تعلقات کو توڑ دیا جائے۔ یہ ایک ایسی مثال تھی جسے وہ ملک اختیار کر رہے تھے جو امریکی کرنسی کی شرح مبادلہ میں کمی کا شکار تھے۔ مثلاً کویت اور قطر وغیرہ۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ بین الریاستی اختلافات اور علاقائی تنازعات کو طے کرنے کا عمل اب خلیج فارس کے علاقے میں جاری ہے۔ یہ بات سامراجی پالیسی کو اس کے روایتی ہتھیار یعنی مقامی تضادات کو بڑھانے اور عدم استحکام پھیلانے کے عمل سے محروم کر سکتی ہے۔

ایک سوویت مبصر نے اس امکان پر بحث کی ہے کہ کیا سعودی عرب کے شاہ فیصلؒ کے قتل میں امریکی سی۔ آئی۔ اے ملوث ہے؟

نووستی پریس ایجنسی کے نامہ نگار ولادیمیر پیری سادا نے اپنے اس تبصرے میں جو پچھلے دنوں سوویت روزنامہ "پراودا" میں شائع ہوا ہے لکھا ہے کہ بعض بیرونی اخبارات میں یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ شاہ سعود کے قتل میں سی۔ آئی۔ اے کا ہاتھ ہے اگرچہ ایسے حقائق سامنے نہیں آئے ہیں جن سے ان قیاس آرائیوں کو صحیح ثابت کیا جا سکے۔ لیکن مشرق وسطیٰ میں رونما ہونے والے حالیہ سیاسی واقعات کی روشنی میں یہ مسئلہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔

سوویت مبصر نے تیل کے بحران کو ختم کرنے کے سلسلے میں تیل پیدا کرنے والے ممالک کے غیر مصالحت پسند رہنماؤں کے خلاف کارروائیاں کرنے اور تاوان بھگتنے کی مختلف دھمکیوں کی یاد دہانی کی ہے۔ غالباً ریاض میں کیا گیا یہ قتل ایسی ہی ایک دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کا نتیجہ ہے۔

اس قتل کا تجزیہ کرتے ہوئے بیرونی مبصر اس بات پر متعجب ہیں کہ کیا یہ سیاسی کارروائی اندرونِ ملک حصول اقتدار کی جدّوجہد کے سوا اور کچھ معنی نہیں رکھتی۔

سوویت مبصر نے لکھا ہے کہ یہ سوال بے بنیاد نہیں ہے، اگرچہ مرحوم شاہ کی عمومی پالیسی مغرب اور امریکہ نواز تھی لیکن انہوں نے مشرق وسطیٰ کے مسئلے اور خصوصاً تیل کے سلسلے میں جو موقف اختیار کر رکھا تھا اس کے نتیجے میں پچھلے دنوں سے امریکہ میں غم و غصہ اور جھنجھلاہٹ پیدا ہو گئی تھی۔ یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ سعودی عرب اسرائیلی جارحیت کے خلاف جدوجہد میں دیگر عرب ممالک کو باقاعدگی کے ساتھ سیاسی اور مالی امداد دے رہا ہے یہ حقیقت بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتی ہے کہ سعودی عرب نے بھی تیل برآمد کرنے والے دیگر ممالک کے ساتھ ہی تیل کی قیمت بڑھا دی ہے اور تیل کی پیداوار میں کمی کر دی ہے۔

اس کارروائی سے تیل کی کثیر الاقوام اجارہ داریوں اور خصوصاً تیل کی امریکی اجارہ داریوں کو سخت دھچکا پہونچا۔ عرب پریس اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اگر شاہ فیصل چاہتے تو وہ امریکی مطالبے کے پیش نظر یک طرفہ طور پر تیل کی قیمت کم کر سکتے تھے۔ بہر کیف انہوں نے تیل کی قیمت کم کرنے کے لیے بہت سی شرائط عائد کر دیں جن میں مشرق وسطیٰ کے بحران کو ختم کرنے اور امریکہ کی جانب سے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کی ضرورت کو اوّلین اہمیت کا حامل قرار دیا تھا۔

سوویت مبصر نے لکھا ہے کہ مشرق وسطےٰ میں قدم بہ قدم پالیسی کی ناکامی کے نتیجے میں مغربی طاقتوں کے لیے سعودی عرب سے کم قیمت پر تیل حاصل کرنے کے امکانات بیحد کم ہو گئے۔ اس کے علاوہ سعودی عرب نے پچھلے ہی دنوں تیل کی پیداوار میں ۲۵ فی صد کمی کر دی اور اپنی قومی کرنسی کو امریکی ڈالر کی شرح سے آزاد کرانے کا اعلان کر دیا۔ اس سلسلے میں "حراکو اوپی نین" نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ فیصل بعض حلقوں کے لیے ایک بڑی رکاوٹ بن گئے تھے۔

سعودی عرب میں رونما ہونے والے واقعات کے سبب مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال مزید پیچیدہ ہو گئی ہے۔ اس علاقے کی کشیدہ صورت حال جو اسرائیل کے حکمران ٹولے کی غلطی کے سبب برقرار ہے۔ عرب تیل کے مسئلے پر سامراجی ریاستوں کے درمیان ہونے والی کھینچ تان کے نتیجے میں اور ابتر ہو گئی ہے۔ مشرق وسطے کے بحران کو جلد از جلد ختم کرنے اور سامراج کی قزاقانہ اور جارحانہ پالیسی کا مقابلہ کرنے کے لیے عرب اتحاد کو مستحکم کرنے کی ضرورت روز بہ روز واضح ہوتی جا رہی ہے۔

ہوتا ہے شب و روز تماشہ میرے آگے

عین ۔ ح راولپنڈی

۱۔ کمبوڈیا اور جنوبی ویت کے دارالحکومتوں میں حریت پسند افواج داخل ہونے والی ہیں (ایک خبر)

مگر چچا سام (صدر فورڈ) اب بھی "مجذوب کی بڑ" ہانک رہے ہیں کہ ہم اپنے "اتحادیو" کو یوں "بے سہارا" رسوا ہوتا نہ دیکھیں گے۔

۲۔ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک اپنی سلامتی کے لیے امریکہ پر انحصار نہیں کرے گا اور تھائی لینڈ سے امریکی فوج کو واپس بھیج دیا جائے گا (ایک خبر)

معلوم ہوتا ہے کہ تھائی وزیر اعظم پہ ہمسایا ہونے کی وجہ سے، "بونے وت نامیوں" کا "اثر" ہوگیا ہے۔ ورنہ اتنی "دیدہ دلیری" سے امریکی فوج کو واپس بھیجنے کا حکم صادر نہ کیا جاتا۔

۳۔ امریکی فوجی امداد بند ہونے کے بعد ترکی میں امریکی اڈے بند کر دیے جائیں گے۔ (ترک وزیر خارجہ کا انٹرویو)

لو جی، ترکی بھی امریکی اڈے بند کرنے کا اعلان کر رہا ہے۔ گویا امریکی سامراج پر ایشیا اور یورپ کی سرزمین تنگ کی جا رہی ہے۔

۴۔ اگر ترکی سینٹو سے الگ ہوگیا تو پاکستان کو بھی اپنی پوزیشن پر نظر ثانی کرنی پڑے گی۔ (وزیر اعظم بھٹو کا اعلان)

جی ہاں آزاد قوموں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی "کامیاب خارجہ پالیسیاں" یونہی دوسروں کے سہارے پر مرتب کرتی ہیں۔ مزید برآں "ہم برسر اقتدار آگئے تو سیٹو اور سینٹو سے علیحدہ ہو جائیں گے" کا نعرہ قوم سے مذاق کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا؟ ۔

۵۔ وزیر اعظم بھٹو نے سرگودھا میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر وقت پڑا تو سب سے پہلے میں قربانی دوں گا" (ایک خبر)

واقعی ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں آپ نے زبردست کردار ادا کیا۔ تاشقند کا "راز"، "اندرا عبداللہ گٹھ جوڑ" کی مذمت میں ہونے والی ہڑتال کے موقع پر بھی افشاء نہ کرکے قوم کو تاریکی میں رکھا ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے اقوام متحدہ میں "برصغیر کی سلامتی" کی "مبینہ" قرارداد کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پاکستان کو دولخت کرکے ملک و قوم کی زبردست خدمت انجام دی۔ اور اب مہنگائی، رشوت اقربا پروری، ذخیرہ اندوزی، بھوک ننگ، افلاس اور ظلم و ستم کو بام عروج تک پہونچا کر، پاکستان اور پاکستانیوں کی زبردست خدمت کر رہے ہیں۔ ابھی تک تو "خدمت کے دوران" عوام کی "خوش حالی" کسی تعارف کی محتاج نہیں، لیکن جب آپ نے وقت پڑنے پر قربانی دی تو اس وقت ملک و قوم کی جو حالت ہوگی اسے خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

۶۔ حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ (وزیر اعظم بھٹو کا اعلان)۔

تو پھر شائع ہی کر دیجیے۔ انتظار کیسا؟ ویسے اپنے بھی "عیاں" ہونے کا ڈر ہوگا۔

۷۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ ہرگز واپس نہیں لیا جائے گا۔ (وزیر اعظم بھٹو کا اعلان)

کیا آپ پر کوئی دباؤ ڈال رہا ہے؟ آپ تو کسی کے دباؤ میں آنے والے نہیں۔ ورنہ ایسے بیان کا مطلب ؟

۸۔ بھارت اب زیادہ دیر مقبوضہ کشمیر پر تسلط برقرار نہیں رکھ سکتا۔ (راؤ عبدالستار قائد ایوان سینیٹ)

لیکن جب تک آپ جیسے "مجاہدوں" کے ہاتھوں میں ہماری "زمام اقتدار" رہی

کشمیر آزاد نہیں ہو سکتا۔

۹۔ "ہم نیپ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں گے۔" (وفاقی وزیر داخلہ خان قیوم خان)

مضبوط مرکز والے مرد آہن صاحب! نیپ کوئی نوالۂ تر نہیں جسے فوراً نگلا جا سکے۔ نیپ میں دولتانہ جیسے مسلم لیگی نہیں جو ایک معمولی سفارت کی خاطر اپنی" سیاسی عظمت" کو خاک میں ملا دیں اور نیپ میں آپ جیسے "عظیم محب وطن" بھی نہیں جو وزارت کی خاطر اپنی ہی پارٹی کے کارکنوں کو ناراض کر لیں اور بقول بھٹو صاحب " جیل کی سلاخوں کو دیکھ کر معافی نامے لکھنے والے"، پختون بھی نیپ میں نہیں، آپ کیسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں گے؟

۱۰۔ ولی خان اور مجیب الرحمٰن ہم خیال دوست ہیں۔ (سرکاری قرطاس ابیض)

پھر مجیب الرحمٰن کی طرح کراچی میں ایک جلسہ عام کر کے ولی خان کو بھی رہا کر دیجیے یا جس طرح مجیب الرحمٰن کی ایک صوبے میں اکثریت ہونے کی وجہ سے آپ نے "اُدھر تم، اِدھر ہم" کا "عوامی نعرہ" یحییٰ آمریت" کی" مذمت" میں بلند کیا تھا، اسی طرح آج ولی خان کی دو صوبوں میں اکثریت ہونے کے ناطے اُدھر تم اِدھر ہم کا نعرۂ مستانہ ایک بار پھر باآواز بلند لگانے کی ضرورت ہے۔

۱۱۔ ہنگو میں بم کا زبردست دھماکہ، چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی جا سکی۔ (ایک خبر)

کیا مطلب؟ ہنگو میں کوئی نیپ جمعیۃ کا "غنڈہ" جسے دھماکے کے الزام میں گرفتار کیا جا سکے۔

۱۲۔ پشاور پولیس نے بازار جہاں گیر پورہ اور سینما روڈ پر کل رات دھماکوں کے الزام میں ۱۹/ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ (تاہم) پولیس نے کسی اصلی ملزم کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا۔ (ایک خبر)

تو گرفتار کیے جانے والے ۱۹/ افراد کا کیا قصور تھا؟ بالفاظ دیگر پولیس اصلی ملزم کو گرفتار نہ کر کے اپنی نااہلی کا ثبوت مہیا کر رہی ہے یا "اصلی ملزم" کے" اثر و رسُوخ" کی وجہ سے اسے گرفتار کرنے سے گھبرا رہی ہے۔

۱۳۔ ڈھاکہ میں "مارننگ نیوز"، "دینک پاکستان" اور "سنگیاد"، کے دفاتر، ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل، اور مارکیٹ میں بموں کے دھماکے ہوئے (ایک خبر)

- سکم کے چوگیال پالڈن تھنڈوپ نمگیال جمعہ کے روز جب اپنے ہمسایہ ملک نیپال کے شاہ بریندرا کی رسم تاجپوشی میں شرکت کے لیے کھٹمنڈو پہونچے تو ان کی کار پر ایک بم پھینکا گیا جس کے پھٹنے سے کار کی ونڈ سکرین ریزہ ریزہ ہو گئی (ایک خبر)
- شیخ عبداللہ کی سرکاری رہائش گاہ کے باہر بم کا زبردست دھماکہ، دو محافظ ہلاک ہو گئے۔ (ایک خبر)
- ڈیرہ غازی خان میں میاں طفیل محمد کے جلسے کے وقت دو بم پھینکے گئے۔ (ایک خبر)

ان تمام "دھماکوں" میں نیپ "افغان حکومت" کی شہ پر ملوث ہوئی ہے۔ اور اب نیپ کی اتنی جرأت کہ ڈھاکہ کے اخبارات کے دفاتر، نیپال میں چوگیال کی کار، سری نگر میں شیخ عبداللہ کی سرکاری رہائش گاہ اور پاکستان میں اپنی ہی حلیف جماعتِ اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد کے جلسے کو بھی بموں کا نشانہ بنانے لگی۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ یہ تمام دھماکے نیپ کے غنڈوں نے کیے ہیں، کیونکہ دنیا میں اور کسی کے پاس بم جو موجود نہیں۔

۱۴۔ شیرپاؤ کے دو قاتل پولیس کی غلطی سے کابل فرار ہو گئے۔ (ایک خبر)

جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ شیرپاؤ کو صرف دو افراد نے قتل کیا ہے تو پھر نیپ کے چودہ سو کارکنوں کو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں آہنی سلاخوں کے پیچھے دھکیلنے کا مطلب؟

۱۵۔ بھارت مگ طیارے، ہیلی کاپٹر، ٹینک، میزائل، رڈار، جنگی جہاز اور الیکٹرانک ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ (ایک خبر)

تو کیا ہوا ہم "ایٹم بم" سے بھی خطرناک چیز کا مقابلہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے " وقفہ بہت ضروری ہے"، کا "انقلابی گیت" کا ریکارڈ بجا بجا کر اپنے "فرض" سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

۱۶۔ ریلوے انتظامیہ حکومت کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ (ایک خبر)

تو کیا ہُوا؟ حکومت بھی تو وعدے کر کے مکر جاتی۔ حزب اختلاف سے کئی دفعہ مذاکرات ہوتے۔ ارباب اقتدار کی طرف سے ہمیشہ معاہدوں کی خلاف ورزی ہوتی رہی۔ مری مذاکرات اور ۶ فروری کی بات چیت تازہ ثبوت ہیں

مولانا ابوالکلام آزاد

میں مسلمان ہوں اور فخر سے اعلان کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں

ایک مقامی ہفت روزہ کی ایک حالیہ اشاعت کے اداریے میں شیخ عبداللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ کو جن الفاظ سے نوازا گیا وہ انتہائی تکلیف دہ اور غیر ذمہ دارانہ اور کورانہ حقیقت ہیں۔ اس کے فاضل ایڈیٹر جو مولانا ابوالکلام آزادؒ کا ذکر اس ناگفتہ بہ انداز میں کر رہے تھے اس وقت عالم کتم سے عالم وجود میں بھی نہ آئے تھے۔ جب مولانا آزادؒ نے اس بت کدے سے نعرہ حق و صداقت بلند کیا اور یہ وہ وقت تھا جب اچھوں اچھوں کی زبانیں بھی ذکر حق کے نام سے گنگ ہو جاتی تھیں۔

اگر مولانا آزاد علیہ الرحمۃ کی کانگریس میں شرکت جرم عظیم ہے تو کونسا ایسا راہ نما تھا جو کانگریس میں شریک نہ ہوا۔ یہ درست ہے کہ بعض راہ نما ہندو کی روش سے بددل ہو کر کانگریس سے علیحدہ ہو گئے اور مولانا علیہ الرحمۃ وابستہ رہے، مولانا کا یہ جرم قابل معافی ہے یا نہیں؟ اور ان کا خیال کہ ہندو کی عصبیت و زہریلی ذہنیت کا کانگریس میں رہ کر بھی مقابلہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یہ الگ بحث ہے، مگر کیا اس وقت دو قومی نظریہ ختم ہو گیا تھا جب قائداعظم علی برادران حضرت مولانا حسرت موہانی اور مولانا ظفر علی خان کانگریس میں شامل تھے جہاں تک دو قومی نظریے کا تعلق ہے مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی اس سے انکار نہیں کیا۔ البتہ مولانا کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ برعظیم کی مختلف اقوام کو متحد ہو کر بحیثیت ہندوستانی انگریز سامراج کا مقابلہ کرنا چاہیے، جیسا کہ آج کل پاکستان میں دو قومی نظریے کے دعویدار ہندو، عیسائی، قادیانی اور مسلمانوں کو ملا کر پاکستانی قومیت کے دعویدار ہیں۔ مولانا آزاد کے نقطہ نظر سے اختلاف ممکن ہے (راقم خود ان میں شامل ہے) جن کو مولانا کے اس نقطہ نظر سے اختلاف تھا مگر انہیں سچائی سے کٹا ہوا یا ہندو کا زر خرید غلام قرار دینا انتہائی اخلاق و شرافت سے گری ہوئی بات ہے۔

بلاشبہ مولانا نے تحریک پاکستان سے اختلاف کیا اور مولانا کا یہ خیال تھا کہ تقسیم ملک مسلمانوں میں صوبائی عصبیت و تعصب کو فروغ دے کر اسلامی اخوت کا خاتمہ کرے گی جو ہندو کے نامعقول و نامناسب رویہ کی وجہ سے قائم ہے اور ہندو ذہنیت کا اصل جواب یہ ہے کہ مرکز کو کمزور کر کے صوبائی آزادی اس حد تک قائم رکھی جائے گی کہ مسلمان گیارہ صوبوں میں سے پانچ صوبوں میں ہیں اور اس غرض کے لیے ہی مولانا آزادؒ نے کرپس اسکیم کے لیے راہ صاف کی، جسے مسلم لیگ نے بھی تسلیم کر لیا۔ اس کے بغیر خود مولانا تقسیم کی ساری ذمہ داری نہرو اور اس کے ساتھیوں پر ڈالتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب قائداعظم اور مسلم لیگ ۱۶ / مئی اسکیم کے حق میں تھے اور مولانا اس کے مؤید تھے۔ پنڈت نہرو اور گاندھی کے ساتھی اس کے مخالف تھے تو کیا پھر مولانا کو ہندو کانگریس کا حاشیہ بردار قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور سچائی سے کٹا ہوا کیسے کہا جا سکتا ہے؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ مولانا آزاد ہی نے بھارت میں بچے کھچے مسلمانوں کا دفاع کیا اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو بچایا (جو کہ مولانا کی زندگی تک ہندو عزائم سے محفوظ رہی) پھر مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان کے ہر مسلمان کو تلقین کی۔ اب جب کہ پاکستان قائم ہو چکا ہے اس کی حفاظت و استقلال کی ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے جو اس خطے میں رہتے ہیں۔

مولانا نے ہندوستان کے قابل اور اہل مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ پاکستان جا کر اُسے مضبوط بنانے کی پوری کوشش کریں اور ہندوستانی حکومت کو پاکستان حکومت سے بہتر تعلقات پر زور دیا۔ یہاں تک کہ جب مولانا مشرق وسطیٰ کے دورے پر گئے تو واپسی پر کراچی آئے اور قائداعظم کے مزار پر پھول چڑھائے اور فاتحہ خوانی کی۔ مولانا اکثر فرماتے کہ پاکستان کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

پھر یہ مولانا آزاد ہی تھے۔ جنہوں نے ہمیشہ اپنے مسلمان ہونے پر فخر کیا اور انگریزی حکومت کے سامنے بیان دیتے ہوئے صاف

صاف کہا کہ:

"مَیں مسلمان ہوں اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا یہ فرض ہے کہ مَیں ظالم حکومت کی مخالفت کروں اور یہ ایمان کی کم سے کم علامت ہے۔ اسلام اور غلامی دو متضاد چیزیں ہیں جو کبھی یک جا اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔"

دنیا میں حق گوئی و بے باکی کی ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں کہ جابر حکومت کی عدالت کے سامنے ایسا بیان دیا جائے۔ پھر مولانا نے رام گڑھ کانگریس کے خطبۂ صدارت میں صاف صاف کہا:

"مَیں مسلمان ہوں اور فخر سے اعلان کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں۔ اسلام کی تیرہ سو سالہ روایتیں میرے حصہ میں آئی ہیں۔ مَیں یہ نہیں گوارا کر سکتا کہ اس کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ ضائع کراؤں اور اسلام کی تاریخ، اسلام کی تعلیم، اسلام کی دولت، اسلام کے جملہ اصول، اسلام کی تہذیب میری دولت ہے اور یہ میرا فرض ہے کہ مَیں اس کی حفاظت کروں۔ مذہبی ثقافتی دائرے میں اپنی ایک خاص ہستی رکھتا ہوں۔ مَیں برداشت نہیں کر سکتا کہ اس میں کوئی کسی قسم کی مداخلت کرے۔"

دہلی کانگریس کے خاص اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ان تمام لوگوں کے خلاف اپنی صدا بلند کر دوں جو ہندو اور سنگٹھن تحریک کے علمبردار ہیں۔ آج کسی سنگٹھن کی ضرورت نہیں، جو ہندوانہ تحریک کی تائید کرتے ہیں مجھے ان کی حیثیت سے قطعی انکار ہے۔"

شدھی کے متعلق فرمایا:

"اگر ہندوستان میں اس قسم کی صدائیں اٹھتی رہیں تو کامیابی قطعی محال ہے۔"

جمعیۃ علماء ہند کے خطبۂ صدارت میں فرمایا:

"حضرات! مَیں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا جیسا مَیں نے ابھی عرض کیا ہے کہ اس راہ میں شرطِ کامیابی یہ ہے کہ ہمارا طرزِ عمل خالصتاً لوجہ اللہ ہونے سے طریقِ صواب پر مبنی ہو۔"

آگے چل کر فرمایا:

"مَیں اپنے سینے میں وہ دل رکھتا ہوں جس کے لیے ہدایت کی کوئی شعاعیں نہیں جو فاطر السموات نے نہ بھیجی ہوں۔" پھر فرمایا: "اگر اسلام دین کامل ہے تو ضروری ہے اس نے اپنے پیروں کو تمام انفرادی و اجتماعی مدنی ضروریات کے لیے کامل و اتم تعلیم دی ہے۔ اگر دین آخری ہے تو لازمی ہے اس کی تعلیم اور شارع کی عملی صورت سنت ہر عہد، ہر زمانے اور ہر حالت اور ہر مشکل کے لیے راہ نما ہو۔ ہمارا یہ ایمان حقیقت پر مبنی ہے کہ اسلام نے ہماری اجتماعی و قومی برکات کا سامان پیدا کر دیا ہے۔"

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مولانا کا اسلام کے متعلق کیا نظریہ تھا؟ کیا تصورات رکھتے تھے اور اس طرح کانگریس کے بھرے اجلاسوں میں بحیثیت صدر انہوں نے اپنے اسلام کا واضح اعلان کیا یا نہیں۔ انہوں نے کبھی مسلمانوں سے عار محسوس نہ کیا یا کبھی اسلامی روایات کو قربان کرنے پر تیار رہے؟ کیا انہوں نے ساری عمر مسلمانوں کو یہی تلقین نہیں کی کہ ان کی نجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ میں ہے اور پوری ملت کو اجتماعیت کا درس دیتے رہے۔

کیا ایسا شخص جو رسول خدا کے اُسوۂ حسنہ میں اپنی نجات اور اسلام کو دین کامل مانتا ہو اس لائق ہے کہ اس کا مذاق اڑایا جائے؟ سیاسی معاملات میں مولانا کی رائے غلط ہو سکتی ہے اور اختلاف بھی ممکن ہے۔ کیا ایسا اختلاف لوگ قائداعظم کے متعلق نہیں کرتے؟ کہ انہیں تقسیم پنجاب نہیں قبول کرنا چاہیے تھا اور اگر قائداعظم کی یہ غلطی تسلیم کر لی جاتے تو کیا قائداعظم کے خلوص اور دیانت پر حرف آ سکتا ہے؟

جہاں تک دو قومی نظریے کا تعلق ہے، فاضل ایڈیٹر کو علم ہونا چاہیے کہ مولانا آزادؒ نے کبھی اس سے انکار نہیں کیا۔ مولانا آزادؒ نے مسلمانوں کو ہمیشہ ایک ملت سمجھا۔ مولانا آزادؒ اور مولانا مدنیؒ کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کہ وطنیت کو ملت پر مقدم سمجھتے تھے، ہر لحاظ سے غلط ہے۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب جو تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن تھے اور اللہ کے فضل سے بقیدِ حیات ہیں، خوب جانتے ہیں کہ علامہ اقبال اور مولانا مدنیؒ کے متعلق جو غلط فہمی ہوئی وہ رفع ہو گئی تھی بلاشبہ مولانا مدنیؒ کانگریس میں رہے، مگر انہوں نے یہ نہیں کہا کہ قومیں صرف وطن سے بنتی ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک ملت قرار دیا جو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ البتہ تحریک آزادی میں دونوں قوموں کے اشتراک کے قائل تھے جس کے لیے قائداعظم نے بھی کوشش کی، مگر ہندو تعصب کی وجہ سے ناکام رہے اور آخر فیصلہ کرنا پڑا کہ دونوں

باقی ص۱۲ پر

محمد یوسف ولی اللّٰہی

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

امریکہ نے پاکستان اور بھارت دونوں کو اسلحہ کی ترسیل پر پابندی ختم کردی ہے۔ اس کی وجہ سے کچھ حلقے نہایت خوش فہمی میں مبتلا ہوگئے ہیں کہ امریکہ ہم پر مہربان ہوگیا ہے۔ امریکہ کا جھکاؤ ہماری طرف ہوگیا ہے یا امریکہ ہمارا دوست بن گیا ہے. جب کہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ اگر ہم اسی غلط فہمی میں مبتلا رہے اور ہماری سوچ یہی رہی تو ہم حسب سابق سامراجی سازشوں کا شکار رہیں گے جس کا ہم ماضی میں اچھی طرح خمیازہ بھگت چکے ہیں۔

پاکستان میں امریکی فوجی اڈہ ہمارے لیے روس دشمنی کا سبب بنا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران امریکہ کا جو کردار رہا وہ سب پر عیاں ہے۔ ۱۹۷۱ء میں امریکہ نے جو کچھ کیا وہ ہم سب کے سامنے ہے، وہ بھی مشرقی پاکستان کو توڑنے کے حق میں تھا، لیکن اسے صرف طریق کار سے اختلاف تھا۔ اس کا چھٹا بحری بیڑہ ریڈیو کی چیخوں کی ہوائی لہروں پر ہی بحری سفر کرتا رہا، لیکن خلیج بنگال میں بروقت نہ پہونچا اور نہ ہی اسے پہونچنا تھا۔ یہ پاکستانی قوم کے ساتھ ایسا دھوکا تھا جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اس بحری بیڑے کی آمد کے پس منظر میں پاکستانی عوام کو فریب میں مبتلا رکھنے کے سوا کچھ نہ تھا، بلکہ دوسرے لفظوں میں یہ امریکی بحری بیڑہ ہمارے دشمن کی سرگرمیوں کے لیے عمل انگیزی کا سبب بنا۔

ذرا غور کیجیے کہ امریکہ تو ہمارے ساتھ فوجی معاہدوں میں منسلک ہونے کے باعث اس بات کا پابند تھا کہ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں ہمارا ساتھ دیتا، لیکن اس کی بجائے امریکہ نے ہمیں جارحیت کا شکار ہونے دیا۔ ہمارے کسی بھی مسئلے کے سلسلے میں بھارت پر سیاسی اور سفارتی دباؤ نہیں ڈالا، بلکہ الٹا ہمیں دس سال کے لیے اسلحہ کی ترسیل ہی بند کردی۔ اگرچہ یہ پابندی بھارت کے لیے بھی تھی، لیکن بھارت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ متاثر تو ہم ہی سب سے زیادہ ہوئے اور پھر ۱۹۶۲ء کے بعد بھارت اور امریکہ کے درمیان ایک خفیہ فوجی معاہدہ ہوا تھا جسے (دائرۂ امن Peace Indiga) کا نام دیا گیا تھا (بروائت محمود شام، اخبار جہاں ۸ / نومبر ۱۹۷۲ء)

ایک ہم ہی امریکہ دوستی کا خمیازہ نہیں بھگت رہے بلکہ جس نے بھی امریکہ سے دوستی لگائی اسی کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ پہلے تائیوان کو یو۔این۔او میں حق استرداد (Veto Power) حاصل تھا، مگر اب ذلیل و رسوا ہے۔ کمبوڈیا میں لون نول اور ویت نام میں صدر تھیو ملک چھوڑ کر فرار ہونے پر مجبور ہوگئے۔ سرکاری فوجیں قوم پرست فوجیوں کے پہونچنے سے پہلے ہی شہر پر شہر خالی کر رہی ہیں۔ ایک لاکھ فوجیں ہتھیار ڈال چکی ہیں۔ بہت بڑی مقدار میں اسلحہ چھوڑ رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں امریکہ عربوں کے سیال سونے (تیل) کو لوٹتا رہا. اس کے باوجود اسرائیل کو عربوں کے خلاف ہر قسم کی امداد دے کر لڑاتا بھی رہا۔ ترکی نے امریکہ کو وسیع وعریض فوجی اڈے دے رکھے ہیں، وہ امریکہ کے انتہائی قریب ہے، لیکن ابھی کل کی بات ہے کہ جب اس نے قبرصی ترک مسلمانوں کا قتل عام بند کرانے کے لیے فوجی مداخلت کی تو امریکہ کی رگِ عیسائیت پھڑک اٹھی اور امریکی کانگریس نے ترکی فوجی امداد بند کردی۔

دراصل امریکہ کو اپنی سامراجی سرگرمیاں محدود کرنا پڑ رہی ہیں، بلکہ ہر جگہ شکست پر شکست اس کا پیچھا کر رہی ہے، ہر مقام پر اسے پسپائی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ امریکہ تائیوان سے بھاگا۔ مشرق وسطیٰ میں جنگی اور سیاسی دونوں میدانوں میں منہ کی کھائی اور اب کمبوڈیا، لاؤس اور ویت نام سے تو دم دبا کر بھاگ رہا ہے۔ اس قدر بدحواسی چھائی ہوئی ہے کہ زخم چاٹنے کی بھی فرصت نہیں۔

ویت نام اور کمبوڈیا سے نکلنے کے لیے اگر ایک طرف امریکی حامی جہاز پر سوار ہوتے وقت آپس میں ہی فائرنگ کرتے ہیں تو دوسری طرف ہوائی جہازوں کی سیٹیں نکالنے کے باوجود (تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہوائی جہازوں میں ٹھونسا جاسکے) بھی جگہ نہ ملنے کے سبب اور خوف کے مارے جلد سے جلد نکلنے کے لیے ہوائی جہاز سے ہی لٹک لٹک کر سمندر میں گر گر کر مر رہے ہیں۔

غرض مشرق وسطیٰ و بعید میں امریکہ کا جنازہ

نکل چکا ہے۔ افریقہ و جنوب مشرقی ایشیا میں ٹھہرنے کے لیے اسے جگہ نہیں مل رہی۔ کمبوڈیا، ویت نام میں ایک طویل اور بے مقصد جنگ میں بری طرح شکست کھانے کے بعد امریکہ اپنے لاؤ لشکر سمیت واپس بھاگ رہا ہے۔

لہذا اب اسے راستے میں کسی جگہ تو پڑاؤ ڈالنا ہی ہے۔ یہ کونسی جگہ ہوگی؟ اس کے ماہرین اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ بلکہ اس نے پڑاؤ کے طور پر ہمارے ہی سمندروں میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسی لیے بحر ہند اور خلیج فارس میں اس کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ وہ شائد آخری اور مستقل سہارے کے طور پر مشرق وسطیٰ کے تیل کی مغربی دنیا کو بزور بہم رسانی کے ساتھ ساتھ (جس کی دھمکی صدر فورڈ اور کیسنجر دے چکے ہیں) کیمونسٹ بلاک کا محاصرہ کرنے کے لیے بحرِ ہند اور خلیج فارس میں اپنے ڈیرے اور پیر جمانا چاہتا ہے۔ لہذا ہمیں اس وقت ہوشیار رہنے کی اشد ضرورت ہے۔

ہمیں اب کسی کا اڈہ اور کالونی نہیں بننا چاہیے۔ امریکی امداد کے حاصل کرنے کے چاؤ میں آنکھیں بند کر کے امریکی بلاک میں شامل ہونے سے گریز کرنا چاہیے ورنہ پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ:

تابندہ ستارہ جسے سمجھا تھا نظر نے!
دیکھا تو شب غم کے چراغوں کا دھواں تھا

یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں اسلحہ کی ضرورت ہے۔ وہ جہاں سے بھی اچھی شرائط پر قوم کے عزت و وقار کا سودا کیے بغیر ملے لینا چاہیے، لیکن ماضی کی روشنی میں ہمیں احتیاط سے قدم اٹھانا چاہیے۔ ہمیں سابقہ تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ زندہ اور باشعور قومیں ہمیشہ ماضی کے تجربات کی روشنی میں مستقبل کا لائحہ عمل تیار کیا کرتی ہیں۔ امریکہ ہمیں پہلے بھی اسلحہ دیتا رہا ہے، لیکن اس کے باوجود ہم بدحالی کا شکار رہے اور ایک بار تو ذلت آمیز شکست بھی کھا چکے ہیں دراصل بڑی طاقتیں جب امداد دیتی ہیں تو اس کے پیچھے ان کے اپنے بھی کچھ مقاصد اور اغراض بلکہ "سازشیں" ہوتی ہیں۔ اب بھی امریکہ نے جو اسلحہ کی ترسیل پر پابندی ختم کی ہے (جو ہندوستان اور پاکستان کے لیے یکساں ہے) کے پیچھے ضرور کچھ مضمرات ہوں گے۔

؎ مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں!

لہذا ہمیں اس بارے میں نہایت ہی ہوشیار رہنا چاہیے۔ کسی قسم کی غلط فہمی میں مبتلا ہوتے بغیر مسرت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ہمیں اچھی طرح پہچاننا اور پرکھنا چاہیے کہ کون ہمارا دوست ہے اور کون دشمن ہے؟ کون ہے جو ہم سے منافقانہ رویہ رکھے ہوئے ہے۔

بقیہ مولانا ابوالکلام آزاد

اقوام کا حل تقسیم ملک ہے، مگر اس کے باوجود ۱۶/ مئی کو اسکیم منظور کر کے اس امر کی راہ بھی پیدا کی کہ شائد دونوں قومیں باہمی اشتراک سے رہ سکیں، مگر ہندو اس پر تیار نہ ہوتے گویا تقسیم پر ہندوؤں نے اس لیے صاد کیا کہ شائد اس سے ایسا پاکستان جو نصف پنجاب اور نصف بنگال پر مشتمل ہوگا، کامیاب نہ ہوسکے گا، مگر مولانا آزادؒ تو صوبوں کی تقسیم کے قطعی مخالف تھے۔ ہندو کے عزائم کے قطعی خلاف تھے۔ اس لیے بلاشبہ ایڈیٹر صاحب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دلائل سے مولانا کے مسلک کی مخالفت کریں جس کا انہیں پورا حق ہے، مگر مولانا کو سچائی کا دشمن اور ملت کا بے وفادار ثابت کرنا درست نہیں اور بہت سی باتیں کہی جا سکتی تھیں، مگر یہ موقع اس بحث کا نہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ہم پاکستان کے تحفظ اور بقاء کے لیے کوششیں وقف کر دیں جو مصائب و آلام میں گھرا ہوا ہے۔ گڑے ہوئے مردے اکھاڑنے سے کوئی فائدہ نہیں تقسیم کے بعد اگر کسی حلقے سے پاکستان کی مخالفت ہو رہی ہے تو اپنی پوری توجہ ادھر صرف کریں اور بتائیں کیا کسی عالم دین نے بھی جو کانگریس یا مولانا آزادؒ سے وابستہ رہا ہے تقسیم کے بعد پاکستان کی مخالفت کی؟ پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان ان لوگوں نے پہونچایا جو پاکستان کی تحریک میں اعلیٰ مناصب رکھتے تھے۔ یعنی اقتدار کی جنگ نے اس حال پر ملک کو پہونچایا اور اب تو ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر اس خطۂ ارضی کو بچانے کے لیے اپنی مساعی وقف کر دیں۔ وقت اور حالات کا یہی تقاضا ہے اور اس کی واحد صورت یہ ہے کہ اب یہاں عملاً اس نظام کو نافذ کر دیا جائے جس کے لیے پاکستان بنا۔ افسوس اٹھائیس سال گذر جانے پر بھی ہم اپنے اس وعدے کو عملی جامہ نہیں پہنا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان دین سے بہت دُور ہو گئے ہیں۔ آج غیر اسلامی نظریوں کا پرچار اس ملک میں کیا جا رہا ہے جو بنا ہی اسلامی نظریئے پر تھا جس قوم نے شہید گنج کے سلسلے میں سینوں پر گولیاں کھائیں، آج اس کی حالت یہ ہے کہ بیت اللہ کے انہدام پر بھی جان قربان کرنے والے چند دیوانے ہی ہوں گے۔ کیا اس سے قبل ملت اسلامیہ کبھی ان قبائلی، لسانی تعصبات کا شکار ہوئی جیسی آج ہے؟۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل دین و محبانِ وطن ہمدردانِ اسلام اپنی مساعی ادھر صرف کریں تاکہ ہم منزل مقصود پر پہونچ سکیں اور پاکستان مضبوط سے مضبوط تر ہو۔

(بشکریہ ہفت روزہ چٹان)

پیکر عزم و وفا

حافظ محمد اسلم شیخوپوری

شاہ فیصل شہید

ایک ہوں مسلم حرم پاسبانی کیلئے — نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاکِ کاشغر

خادم حرمین شریفین

دنیا سے رخصت ہو گئے مگر جملہ اہل دنیا کے لئے بالعموم اور اہل اسلام کے لئے بالخصوص ورثہ بے بہا چھوڑ گئے ۔ عزم و وفا ۔ کا ورثہ ، جرأت اور استقلال ، عمل ولقین کا ورثہ عدل و انصاف ، الفت ومحبتِ اسلام کا ورثہ لیسے اخلاقِ حسنہ اور صفات محمودہ کا ورثہ جو آج کل کے دور پر آشوب اور عہد لادینیت میں مثل عنقا مفقود ومعدوم نظر آتی ہے ۔

امت مسلمہ کی نبضیں ڈوب چکی ہیں ۔ زوال وانحطاط ان کا مقدر بن چکا ہے ذلت و رسوائی ، شکن بستر ، قافیہ و ردلیف کی طرح ان کے ساتھ لازم ہو گئی ہے ۔ ایک مسلمان اپنے ہی دوسرے مسلمان بھائی پر دانت آزما رہا ہے تفوّق وتوحّد نام کی کوئی شے تمنائے گنہگار کی طرح واہمہ خواب وخیال بن گئی ہے اسلامی اتحاد واتفاق اوراق تاریخ کے ساتھ ہی مخصوص ہو کر رہ گیا ہے ۔ اور اس توحد وتفوق ، الفت ومحبت ، انس وغمخواری کیجگہ اختلاف ونزع ، باہمی بغض وعداوت اور حسد وکینہ نے لے لی ہے اور امت مرحومہ شدہ شدہ دین و مذہب سے نفور وبیزار ہو رہ ، اور اجنبی ہوتی جارہی ہے ۔ ان ہی حالات کو دیکھتے ہوئے امت کے اس مونس و غمخوار کی صدا بلند ہوئی ۔

فان الاسلام واضح وطریقة نیرو مستقیم لا یحتاج الی تعدیل او تعبیر فان معنی الاسلام و مایدعوا الیہ الاسلام هو التاخی والتعاون والسلام ومحبة الانسان لاخیہ بما یحب لنفسہ وان هذه الهرات وهذه الاعتراضات سوف لن تغیر ولن تبدل من قواعد الاسلام ومناهجہ ، واننا فی لفنس الوقت الذی ندعوا فیہ اخواننا المسلمین الی التاخی والتعاون والتقارب فیما بینهم لن نسعی الی الاعتداء او التعرض للغیر بما یسوءہ مادام هذا لغیرہ یتعرض سبیلنا ۔

ترجمہ : اسلام ایک ایسا واضح اور مستقیم نیر وتاباں راستہ ہے کہ جس میں کسی قسم کی تغیر وتبدیل کی احتیاج وضرورت نہیں ہے ۔ اسلام کا معنے اور دعوت تاخی وبھائی چارگی سلامتی ولتعاون اور انسان کا اپنے بھائی کے لئے بھی اس چیز کو پسند کرنا ہے جس کو وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے ۔ اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لو کہ امنڈتے ہوئے خطرات اور پیش آمدہ مسائل اسلام کے قواعد ومناہج کے اندر تغیر وتبدل نہیں کر سکتے ۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو صرف آپس میں بھائی چارگی باہمی تعاون وقرابت کی دعوت دیتے ہیں اور اس دعوت کا مقصد کسی پر حملہ کرنا یا کسی کے ساتھ تعرض کرنا نہیں الّا یہ کہ وہ خود ہی ہمارے راستے میں اٹکنے کی کوشش کرے "۔

امت محمدیہ ﷺ نہ صرف یہ کہ دین اسلام سے بُعد اور اجنبیت اختیار کرتی جارہی ہے بلکہ اظہار وکشف حق کے بجائے تلبیس حق بالباطل اور سترِ حق کا کام بھی سرانجام دے رہی ہے ۔ جلالۃ الملک شہید اس صورت حال کو دیکھکر "تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر" کی عملی تفسیر بن گئے اور امت مرحومہ کے سامنے علی الاعلان اپنی اس آرزو کا اظہار کر دیا ۔

ثم امین من اخواننا المسلمین ان یفهموا هذه الدعوة علی حقیقتها وان لا یلبس علیهم الملبسون بما اراد وان یقلبوا الحق بالباطل ۔

ترجمہ : مجھے اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ امید ہے الغرض میں یہ تمنا وآرزو کرتا ہوں کہ وہ دعوتِ اسلامی کو علی حقیقتہ سمجھیں گے اور ان کے سامنے وہ لوگ تلبیس وملابست نہیں کر سکیں گے جنہوں نے حق کو باطل سے بدل دینے

کا ارادہ کیا ہوا ہے۔

دینِ اسلام، دینِ فطرت ہے، اس نے جہاں عبادت و اطاعت اور نفاست و طہارت کی تلقین کی ہے وہاں رموزِ سیاست و معیشت اور امور و اسرارِ سلطنت و حکومت کی بھی نقاب کشائی کی ہے اس کے تاحدِ نظر وسیع دامن میں غریب و امیر، بادشاہ و فقیر اور حاکم و محکوم اور فاتح و مفتوح، زبردست اور زیر دست۔ المختصر یہ کہ ایک انسان کو طفولیت سے عجوزیت تک، بچپن سے بڑھاپے تک، اور شباب سے زوالِ شباب تک جتنے بھی متوقع اور غیر متوقع حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سب کا حل بتمامہ و بکمالہ موجود ہے مگر شومئی قسمت سے مسلمان دینِ حق سے صرفِ نظر کر رہے ہیں انہوں نے قرآنی علوم و احکام کو فراموش اور اسلامی تہذیب و تعلیمات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور پھر یہ بے چینی اور اضطراب، عدم طمانیت و سکون اور مصائب و آلام کا شکار ہو کر دینِ حق کے بجائے ادیانِ باطلہ میں اپنے گم شدہ متاعِ اطمینان و سکون اور اسرارِ ترقی و آسائش کے متلاشی ہیں۔ حتیٰ کہ دینِ اسلام کو ترقی کے راستے میں رکاوٹ سمجھ رہے ہیں اس صورت حال کو شاہ فیصل شہیدؒ نے شدت سے محسوس کیا اور برملا کہہ دیا کہ

ان فی دیننا الحنیف و شریعتنا الاسلامیۃ ما یغنینا عن التقاط او استیراد ای من المذاھب او الانظمۃ الوضعیۃ التی وضعھا بنو البشر لان شریعۃ الاسلامیۃ ھی شریعۃ اللہ وقد انزلھا علی نبیہ وھو سبحانہ وتعالی اعلم بمصالح خلقہ فوضع لھم ھذہ الشریعۃ و ھذہ التعالیم السماویۃ لیسعدھم فی الدنیا ھم و فی اخراھم

ترجمہ: ہمارا دینِ حنیف اور شریعتِ اسلامیہ ان مذاہب یا نظاموں کی طرف توجہ دینے یا ان کو اپنے اوپر مسلط کرنے سے مستغنی و بے نیاز کرتا ہے جن کو بنی نوعِ انسان نے خود وضع کیا ہے کیوں کہ شریعتِ اسلامیہ، شریعت ہے جس کو اس نے اپنے نبی پر اتارا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی مخلوق کی مصالح اور ضروریات، اور مسائل کو زیادہ جانتا ہے۔ اس نے اس شریعت اور تعلیماتِ سماوی کو وضع ہی اس لئے کیا ہے تاکہ اس کے بندے دنیا و آخرت میں سعادت حاصل کر سکیں"۔

خادم حرمین الشریفین کے مختصر حالات

شاہ فیصل شہیدؒ کے والد گرامی کا نام نامی عبدالعزیز السعود تھا وہ (شاہ فیصلؒ) ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۶۴ء میں ۵۸ برس کی عمر میں تخت نشین ہوئے۔ جب وہ پیدا ہوئے تھے تو سعودی عرب میں تیل کا نام و نشان تک نہ تھا۔ لیکن وہ وقت بھی آیا کہ جب وقت فیصل حق نے اس قدرتی دولت کو اپنے عہدِ حکومت میں ایک زبردست ہتھیار کے طور پر استعمال کیا (فیصل کے معنی عربی میں تلوار کے بھی آتے ہیں) وہ راسخ العقیدہ مسلمان تھے وہ صیہونیوں اور کمیونسٹوں کے زبردست مخالف تھے، وہ انتہائی سادہ زندگی گذارتے تھے، اور وہ ایک عزم و باہمت مگر ٹھنڈے دل جگر سے سوچنے والے انسان تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو جذبات کے منجدھار میں بہہ کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ایک ایسا وقت بھی آیا جب صیہونیت کی پیٹھ ٹھونکنے والے، امتِ مفضلہ کو نیست و نابود اور کچل دینے کے در پے تھے اور سنگین مسائل منہ کھولے کھڑے تھے، حقائق کے شیشے اس قدر نازک تھے کہ جذبات کی حدت ان کو پگھلا کر رکھ دیتی۔ عرب مسلمان ایسے اہم موڑ پر کھڑے تھے کہ جہاں سے ان کا ایک قدم ان کو منزل سے دور اور منزل کے قریب ترین بھی کر سکتا تھا اور ایک ایک لمحہ بیش قیمت اور ایک ایک سانس معرکۂ بود و ہست تھا اس نازک ترین وقت میں اہلِ اسلام کی نظریں جس عظیم مدبر اور کہنہ مفکر پر جمی ہوئی تھیں وہ مردِ مومن شاہ فیصل شہیدؒ ہی تھے۔

انہوں نے ہوش اور جوش، حالات اور جذبات، حقائق اور دقائق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مستقبل اور حال مرجع و مآل قوتِ دشمن، اور ضعفِ محمدیؐ آل کو دیکھتے ہوئے ایسے محکم اور مضبوط فیصلے کئے کہ جن کے اندر ان کی نگاہوں کی دور رسی، مدبرانہ فہم و فراست و بصیرت اسلامی عظمت و عزیمت، بے پایاں سیاسی حسن و زینت، انتہائی عقل و تدبر، عظیم فہم و تفکر، اور محیر العقول معلوماتی تبحرؔ، عیاں اور نمایاں تھا۔

وہ اس بات کے زبردست حامی تھے کہ بیت المقدس کو واپس عربوں کی تحویل میں دیا جانا چاہیئے۔ ان کا ملک دنیا میں چوں کہ تیل کے وسائل کے اعتبار سے سب سے بڑا ملک شمار ہوتا تھا اور اس سے ہر سال تقریباً ۳۴ ارب ڈالر کی فاضل آمدنی ہوتی ہے اس لئے وہ تیل کے متعلق پالیسیاں وضع کرنے میں پیش پیش رہتے تھے وزیرِ اعظم اور وزیرِ خارجہ کے عہدے بھی ان ہی کے پاس تھے اکثر جمعرات کی شام کو مسجد میں نماز ادا کرنے

تحریر: طاہر احمد

کمبوڈیا میں لون نول ٹولے کا زوال

حریت پسندوں کو اسلحہ سے دبانے کی کوشش ◎ امریکی ڈالروں کے انجکشن اور ہند چینی

ہند چینی سے آنے والی خبریں ایک بار پھر عالمی اخبارات میں نمایاں سرخیوں سے شائع ہو رہی ہیں۔ اس بار یہ خبریں کمبوڈیا سے آرہی ہیں جہاں امریکہ کی زیر سرپرستی قائم لون نول حکومت کے دن گنے جا چکے اور وہ خود اپنے دارالحکومت نوم پنہہ میں محصور ہو کر رہ گئی ہے (اور اب مکمل طور پر پسپا ہو کر فرار ہو گئی ہے) امریکہ کے جنگجو سامراجی حلقے جو کٹھ پتلی لون نول انتظامیہ کی فوجی مدد آنے پر زور دے رہے ہیں صورت حال سے بہت مایوس ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ لون نول حکومت اور امریکی حکام ہنگامی حالات کے تحت دارالحکومت نوم پنہہ سے جان بچا کر بھاگنے اور امریکی شہریوں کے انخلا کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ نوم پنہہ حریت پسند سہانوک کی حامی فوجوں کے نرغے میں ہے اور اس پر کسی لمحے آخری یلغار ہونے والی ہے۔ لون نول ٹولے کے حامی امریکی کانگریس کے اراکین نے صدر فورڈ پر زور دیا ہے کہ وہ آخری وقت میں اس کٹھ پتلی حکومت کو بچانے کے لیے بھرپور فوجی مداخلت کریں۔

بھرپور فوجی مداخلت سے ان حلقوں کی مراد خواہ کچھ بھی ہو لیکن ترقی پذیر اقوام کی بیداری اور سامراج دشمن جد و جہد کے اس روشن دور میں بھی بعض جنگ پسند امریکی حلقے عوامی تحریکوں کو طاقت سے کچلنے کی پالیسی پر چل رہے ہیں۔ انہوں نے تاریخ کوئی سبق نہیں سیکھا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اب بھی امریکی ہیلی کاپٹر بردار "اوکیناوا" جس پر پندرہ سو مرین فوجی سوار ہیں کمبوڈیا کے ساحل کے قریب لنگر انداز ہے۔ اس لیے امریکی فوجی گرین بیرٹس جنگل میں جنگ کے خصوصی ساز و سامان سے لیس ہو کر جاپان کے اوکیناوا کے امریکی اڈہ پر چوکس کھڑے ہیں۔ اسی طرح فوتیما کے امریکی اڈہ پر بھی فوجیوں اور ہیلی کاپٹر یونٹوں کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں جو ہند چینی میں جنگ اور کشیدگی کو بڑھانے اور عالمی رائے عامہ کی پریشانی کا باعث ہیں نوم پنہہ حکومت کو بچانے اور کمبوڈیا کی قوم پرست جمہوری اور حریت پسند طاقتوں کو کچلنے کے لیے ہیں۔

عالمی رائے عامہ کی اس تشویش کے جواب میں امریکی حکومت گول مول جواب دیتی ہے۔ وہ نوم پنہہ سے امریکی شہریوں اور حکام کے انخلاء کے بہانے سے سب کچھ کر رہی ہے، لیکن یہ بات سب کو یاد ہے کہ اس نے امریکی شہریوں کی "حفاظت" اور انخلاء کے بہانے سے امریکی مرین فوجیوں نے ۱۹۶۵ء میں ڈومینکین جمہوریہ پر حملہ کیا تھا۔ ماضی میں ہند چینی میں ان فوجی دستوں کے اس طرح کی کارروائیوں سے مسلح اشتعال انگیزیاں پھیلی ہیں۔ امریکی اخبارات کے مطابق محکمہ دفاع کے منصوبے میں یہ بات شامل ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو نوم پنہہ سے چھ میل دور پوچینی تونگ کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا جائے۔

دوسرے الفاظ میں یہ کمبوڈیا کی فوجی صورت حال اور جنگ میں امریکی مسلح افواج کی براہِ راست شرکت ہو گی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس قسم کی براہِ راست فوجی مداخلت سے امریکی کانگریس نے حکومت کو روکا ہے۔ یہ صورت حال امریکی کانگریس کے فیصلے سے انحراف اور کھلا تضاد ہے۔ محکمہ دفاع کا خیال ہے کہ امریکی کانگریس کے اراکین کشمکش اور گومگو کی حالت میں ہیں کہ آیا نوم پنہہ کی اس مہم کے لیے مزید ۲۲۲ ملین ڈالر کی فوجی امداد روانہ کی جائے یا نہیں۔ نیز سائیگان ٹولے کے لیے بھی مزید تیس کروڑ ڈالر کی فوجی امداد روانہ کی جائے یا نہیں؟ واضح ہو کہ نہ صرف امریکی کانگریس کے اراکین بلکہ خود محکمہ دفاع اب نوم پنہہ ٹولے کی نجات کی امید رکھتے ہیں۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق امریکی وزیر دفاع جیمس شیلنگر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ لون نول حکومت ختم ہو کر رہے گی۔ خواہ امریکی کانگریس اسے مزید فوجی امداد دینے کا فیصلہ کرے یا اس کے خلاف فیصلہ دے۔

کمبوڈیا کی موجودہ صورت حال کا تجزیہ کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ افواج آزادی کو بڑی اچھی پوزیشن حاصل ہے - یہ حقیقت ہے کہ حریت پسندوں نے حملوں کے دوران بڑی کامیابی سے دارالحکومت نوم پنہ کا محاصرہ کر لیا ہے اور ملک کے اندرونی حصوں سے اس کا سڑک سے رابطہ کٹ گیا ہے - اس طرح باقی دنیا اور دریائے میکانگ کے راستے سے بھی اس کا رابطہ کٹ چکا ہے - اس عالم میں لون نول فوجوں کی مدد صرف "ایئر لفٹس" کی صورت میں جاری ہے - یہ امداد امریکی محکمہ دفاع فراہم کرتا ہے جو سائیگان اور تھائی لینڈ کے امریکی فوجی ٹرانسپورٹ اڈوں سے دی جاتی ہے -

لیکن درحقیقت لون نول ٹولے کے زوال اور خاتمے کا سبب اصل میں یہ نہیں ہے کہ حریت پسندوں نے بعض اہم فوجی ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا ہے، بلکہ اصل سبب یہ ہے کہ اس حکومت نے ملک کے دروازے ملکی مداخلت کے لیے کھول کر اسے جنگ کی تباہی میں جھونک دیا ہے - اب نوم پنہ ٹولہ خود کو تنہا اور الگ تھلگ پاتا ہے - قومی متحدہ محاذ جو کمبوڈیا کے عوام کی ضروریات اور مفادات کا ترجمان ہے عوامی جنگ میں بہت کامیاب اور اہم حیثیت اختیار کر گیا ہے - کمبوڈیا کی صورت حال کا صرف ایک ہی حل ہے کہ یہاں سے تمام غیر ملکی مداخلت ختم کر دی جائے - اس کے عوام کو اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کریں -

اس ضرورت پر عمل کرنے کی بجائے لون نول ٹولہ اور امریکی حکام اسی کوشش میں ہیں کہ کمبوڈیا کے عوام کی مرضی کے خلاف ان پر آمریت مسلط رہے اور وہ اسے ڈالرز کے انجکشن دے کر بچا لیں - امریکی حکومت کے بعض اعلیٰ حلقے ان دنوں کمبوڈیا میں اپنی اخلاقی ذمہ داریاں یاد کر رہے ہیں - دیوالیہ اور کٹھ پتلی حکومتوں کی مزید مالی امداد کے مبلغین یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ جو ملک فوجی کارروائیاں کر رہے ہیں ان کی نظروں میں امریکہ کو ان کا قابل بھروسہ دوست برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے - یہ عناصر اسرائیل، قبرص ہند چینی اور چلی میں یکساں فوجی پالیسی کے حامی ہیں - حال ہی میں امریکی کانگریس کے اراکین کے ایک گروپ نے کمبوڈیا اور جنوبی ویت نام کا دورہ کیا ہے تاکہ ان ملکوں کو زیادہ امریکی فوجی امداد فراہم کرنے کے امکانات پر غور کیا جائے -

یہ لوگ اراکین کانگریس کو ہند چینی میں بڑے کمیونسٹ حملوں کا خوف دلا رہے ہیں ان کا اصل مقصد امریکی اسلحہ کی سپلائی بڑھانا ہے - یہ لوگ ہند چینی میں عوامی تائید و حمایت سے محروم بدعنوان حکومتوں کو بچانا چاہتے ہیں -

بقیہ شاہ فیصل شہید

کے بعد عام نمازیوں کو اپنے پاس بلا لیتے اور ان سے باتیں کرتے، وہ انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے، انکو شان و شوکت سے نفرت تھی انہوں نے جدہ میں اپنے بھائی شاہ سعود کے "قصر الحمراء" کو اپنے استعمال میں رکھنے کے بجائے حکومت کے سپرد کر دیا - چنانچہ اسے سرکاری مہمان خانہ بنا دیا گیا، وہ لوگوں کو ہاتھ چومنے سے منع کرتے تھے اور شاہ، یا جلالۃ الملک وغیرہ کی بجائے "برادر فیصل" کہلوانا پسند کرتے تھے -

شاہ فیصل کی چار بیویوں سے آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں تھیں - دو بیویوں کو طلاق دی گئی جب کہ ایک بیوی کا انتقال ہو گیا اور ایک بیوی عفت جو ترک نژاد ہیں، بقید حیات ہیں، اور شاہ کی اس سے شادی تقریباً چالیس برس پہلے ہوئی تھی -

شاہ کی مسلمانان پاکستان سے محبت وافرہ اور الفت فاخرہ تھی، جس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ابھی تک بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کیا تھا -

اگر ملک عزیز میں "قلم آزاد" ہوتا تو ہم ان کے اس کردار اور اثر و رسوخ کا بھی تذکرہ کرتے جس کو انہوں نے ظفر چوہدری کے اتارے جانے سے مسئلہ ختم نبوت کے حل تک استعمال کیا ہے نیز اگر ہم یہ تذکرہ چھیڑ دیں تو ختم نبوت کا وہ سہرا سرکتا ہوا نظر آتا ہے جو ہمارے نام نہاد محافظین ختم نبوت نے بلا شرکت غیرے بزعم خود اپنے سر باندھا ہوا ہے

آخر میں مرحوم کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کے مراتب کو بلند فرمائے اور ان کے جانشین کو مشیت اسلام کے مطابق فرمانروائی کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین -

بقیہ عالم عرب کی قرارداد

غیرت ملی، حمیت دینی اور قومی و سیاسی مقاصد کا تقاضا ہے کہ اس قرارداد پر لبیک کہتے ہوئے بہائیت کی تمام دعوتی ثقافتی اور سیاسی گروہوں کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا جائے - عرب پریس میں اس قرارداد کے ساتھ فری میسن روٹری کلب اور لائنز کلب کا بھی ذکر آ رہا ہے اور قادیانیت کی ریشہ دوانیوں کا بھی قادیانیت پر پاکستان میں رسمی اور قانونی پابندی لگ چکی ہے - گو اس کی سرگرمیاں جاری اور مشتبہ ہیں - روٹری اور لائنز کلب کا مسئلہ بھی ۵ جولائی ۱۹۷۳ء کو قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی قرارداد کی ضمن میں زیر بحث آیا تو حکومت نے انہیں علمی اور ثقافتی ادارے قرار دیتے ہوئے ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے لاعلمی کا اظہار کیا، مگر اب جبکہ ان اداروں اور فرقوں کی سرگرمیاں پورے عالم اسلام کے لیے لمحہ فکریہ بن چکی ہیں

مولانا سمیع الحق

عالم عرب کی ایک اہم قرارداد

قاہرہ سے عرب لیگ نے اسرائیل سے ہر شعبۂ زندگی میں بائیکاٹ کے اداروں (مکاتب المقاطعۃ العربیۃ للاسرائیل) کی طرف سے اپنی ایک نہایت اہم اور قابل توجہ قرارداد نشر کی ہے۔ جو سارے اسلامی ممالک کی فوری توجہ کی مستحق ہے۔ (ملاحظہ ہو ہفت روزہ اخبار العالم الاسلامی مکہ مکرمہ ۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بہائی فرقہ کے بارہ میں ایسے قطعی شواہد مل چکے ہیں کہ وہ درپردہ عالم عرب اور مسلمانوں کے خلاف اسرائیل اور صیہونیت کا آلہ کار ہے اور اسرائیل میں قائم کردہ اپنے مرکز کے ذریعے پورے عالم عرب میں سازشوں کا جال بچھا رہا ہے۔ یہ لوگ اسرائیل کی مالی مدد بھی کرتے ہیں۔ قرارداد میں بہائیت کو قطعی غیر اسلامی صیہونی فرقہ قرار دیتے ہوئے بلیک لسٹ میں شامل کر دیا گیا ہے اور عرب ممالک میں اس کی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگانے کو کہا گیا ہے۔ عرب پریس اور علمی و سیاسی شخصیتوں نے اس قرارداد کا بجا طور پر زبردست خیر مقدم کیا ہے۔ سعودی عرب اور رابطہ عالم اسلامی نے اس بروقت تنبیہ پر عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری اور بر سر پیکار عرب اداروں کو مبارکباد دی ہے۔ اس سے قبل پچھلے سال مکہ مکرمہ میں دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں نے بھی اپنے اجلاس اپریل ۱۹۷۴ء میں بہائیت کے بارے میں ایسی ہی واضح اور غیر مبہم قرارداد میں مسلمانوں سے مطالبہ کیا تھا کہ بہائی تنظیم کے تمام مراکز، لٹریچر اور سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ اس اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ان سے کلی مقاطع کرنے کی وہ تاریخی قرارداد بھی پاس ہوئی تھی جو بعد میں قادیانی تحریک کے دوران مسلمانوں کے کاز کو تقویت پہنچانے کا باعث بنی۔ عرب پریس نے بہائیت کے بارہ میں اس قرارداد پر بحث کرتے ہوئے اس فرقہ کے بہت سے صیہونی اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے پردہ اٹھا دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بہائی فرقہ ایک مذہب اور ایک فرقہ سے بھی نہیں بلکہ دراصل وہ اس پردہ میں اسلام اور عالم اسلام کے خلاف صیہونی پروٹوکولات اور سازشی یہودی منصوبوں کی تکمیل ہی کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہی منصوبے ہیں۔ جو ایک طرف تو عالمی تنظیم فری میسن روٹری کلب، لائنز کلب، غیر مسلم مشنری اداروں فحش جنسی لٹریچر اور استشراق و تحقیق کے نام نہاد اداروں کی شکل میں مسلمانوں میں انسانی اور اخلاقی قدروں کی تباہی، فکری انتشار و اختلاف، سیاسی ضعف و اضمحلال برپا کرنے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف بہائیت قادیانیت اور اسی طرح کی کئی ایک فتنوں اور جماعتوں کے درمیان ملت مسلمہ پر شبخون کا کام کرتے ہیں۔

ہم بہائیت کے آغاز، محرکات، عقائد و اعمال اور سرگرمیوں میں گئے بغیر ایک سطحی نظر سے بھی اس کے اصل عزائم اور مقاصد کا اندازہ لگا سکتے ہیں بہائیت نے شیعیت سے جنم لیا اور اس کے بانی مرزا علی محمد باب شیرازی (۱۸۲۰) نے شیعی غلو محبت اور اعتقاد کی آڑ لے کر اس مذہب کو فروغ دیا اور عقائد و اعمال اوہام و خرافات کا ایک ایسا معجون مرکب تیار کر کے پیش کیا جسے اسلام سے تو کیا کسی بھی آسمانی مذہب کے دعویدار نظام ہدایت و ارشاد سے دور کا بھی تعلق نہ رہا۔ چونکہ اسکی تاسیس بھی درحقیقت مذہب کی آڑ میں مسلمانوں کی عداوت پر رکھی گئی تھی تو اس کے علمبرداروں نے بھی کسی مجدد شرف انسانی اقدار، شرافت، عقل و فکر کی پختگی، اور عقیدہ و عمل کی اصابت کا لحاظ کیے بغیر اس ملغوبہ میں ہر وہ عنصر شامل کر دیا جو کسی نہ کسی طرح بھی اخلاقی مذہبی اقدار سے باغی اباحیت زدہ انسانوں کے لیے باعث کشش بن سکے۔ اس سلسلہ میں حیاء و شرافت، حلال و حرام، جائز و ناجائز عقیدہ و ادعاء عقل اور سخافت کا کوئی سوال نہ تھا۔ اباحیت کے مارے ہوئے یہود و نصاریٰ نے اسے اپنی تشنگی کا علاج اور صیہونیت و استعمار نے اسے مسلمانوں کے خلاف شرمناک مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا اور اس طرح وہ مغرب کے یہود و نصاریٰ، مشرق کی مجوسی اور مریض ذہنیتوں کا مرکز نظر بن گیا۔ اہل یورپ دھڑا دھڑ اس میں شامل ہونے لگے۔ مشہور مستشرق گولڈز کا اعتراف ہے کہ "امریکہ میں قائم ہونے والی علمی اور ادبی انجمنوں نے اس کے اصول و ضوابط کے استحکام و فروغ میں نہایت بھرپور حصہ لیا (انہی اصول و ضوابط کے استحکام نے ہمارے ہاں روٹری کلب اور لائنز کلب جیسی انجمنوں کا روپ دھار لیا۔ راقم) طبعی طور پر بہائیت اپنے سرپرستوں کے دیس امریکہ کے دور افتادہ علاقوں تک پھیل گئی اور شکاگو کو مرکز بنا لیا گیا (العقیدہ والشریعۃ صفحہ ۲۵۵) پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی استعمار کو عالم اسلام کی بیداری سے خطرہ لاحق ہوا تو ٹھیک یہی زمانہ دنیا میں بہائیت کے فروغ اور ترویج کے لیے نہایت سازگار ثابت ہوا۔ کافی عرصہ قبل جب حکومت مصر کے سامنے اس فرقہ کی غیر اسلامی غیر انسانی اور صیہونی تصویر آ گئی تو وہاں کے محکمۂ قضاء یہاں تک کہ پارلیمنٹ اور وزارت داخلہ نے بھی اس فرقہ کو پر امن اور مسلمان شہریوں کے حقوق دینے سے انکار کر دیا۔ اب جب کہ عالم عرب کی نہایت اہم کمان عرب لیگ نے انتہائی ذمہ داری سے بہائیت سے عرب ممالک کو متنبہ کرایا ہے تو اس کے پاس قطعی اور کھلے شواہد ہوں گے۔ گنجائش ہوتی تو ہم خود بھی اس کی نقاب کشائی میں تفصیل میں جاتے تو نہ صرف عالم عرب بلکہ تمام اسلامی حکومتوں کی

باقی صفحہ ۱۶ پر

زاهد الراشدی

عرب لیگ نے بہائیوں کو یہودیوں کا ایجنٹ قرار دیدیا

متحدہ عرب امارات میں قادیانیوں پر پابندی لگادی جائیگی

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی خوش قسمت ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کیساتھ والہانہ عقیدت کے باعث انہیں عرب ممالک میں اس مشن کی خدمت اور حرمین شریفین کی بار بار زیارت کا موقع ملتا رہتا ہے اور اس ضمن میں ان کی خدمات وقیع ہیں جن دنوں پاکستان میں تحریک ختم نبوت جاری تھی مولانا موصوف سعودی عرب میں تھے اور تحریک کے بیرونی سفیر کے طور پر اس محاذ پر کام کر رہے تھے جس کی اجمالی رپورٹ قارئین ترجمان اسلام پڑھ چکے ہیں ۔

قادیانیوں کے بارے میں قومی اسمبلی کے فیصلے کے بعد بھی سعودی عرب میں مقیم پاکستانی احباب نے مولانا چنیوٹی کو سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کا دورہ کرنے کی دعوت دی تاکہ قومی اسمبلی کے فیصلہ کے مضمرات اور نتائج سے عرب عوام کو آگاہ کیا جائے ۔

چنانچہ آپ ۱۹ دسمبر کو کراچی سے جدہ پہنچے اور حرمین شریفین کی زیارت اور حج وعمرہ سے مشرف ہونے کے بعد حج پر آئے ہوئے مختلف ممالک کے وفود سے ملاقاتیں کیں اور پاکستان قومی اسمبلی کے اس فیصلے کی تفصیلات سے آگاہ کیا ۔

ضلع جھنگ کے موضع گھوڑے والا کا ایک قادیانی جوڑا محمد خان بھٹی اور اس کی زوجہ بھی مسلمانوں کے بھیس میں حج پر آئے ہوئے تھے مولانا چنیوٹی نے ان کا تعاقب کیا اور پولیس سے رابطہ قائم کرکے انہیں گرفتار کرا دیا اور کم وبیش دو ہفتے اس کیس کی پیروی پر لگے بالآخر انہوں نے قادیانیت سے توبہ کی۔ ہائی کورٹ نے یہ توبہ تو قبول کر لی لیکن اپنے فیصلہ میں اس توبہ کو ناقابلِ اطمینان قرار دیتے ہوئے گورنر مکہ سے کہا کہ انہیں سعودی عرب سے واپس بھیج دیا جائے اور ملک کی سرحد سے نکلنے تک یہ قیدی رہیں ۔ اور کوئی شخص ان سے ملاقات نہ کر سکے ۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا ۔ اس کیس کی کچھ تفصیلات نوائے وقت اور دوسرے جرائد میں شائع ہو چکی ہیں ۔

اس کے بعد آپ نے رابطہ عالم اسلام کے جنرل سیکرٹری الشیخ صالح قزاز ، رئیس اشراف دینیہ شیخ عبداللہ بن حمید ، رئیس المدرسین شیخ سبل مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر شیخ بن باز ، اور دیگر علماء ومشائخ کے علاوہ خاندان سعودی کے سرپرست اور شاہ فیصل کے چچا امیر عبداللہ سے بھی ملاقات کی ۔

مولانا چنیوٹی نے بتایا کہ ہمارے سفارتخانہ کی کارکردگی کا یہ عالم ہے کہ وہاں کسی بھی نمایاں شخصیت کو قومی اسمبلی کے فیصلے کی نقول نہیں پہنچائی گئیں حالانکہ ہماری حکومت کی طرف سے عربی انگلش فرانسیسی اور اردو میں فیصلہ طبع کرا کے تمام سفارت خانوں کو بھیجا گیا تھا حتی کہ امیر عبداللہ جو خاندان سعودی کی محترم شخصیت ہیں ان کو بھی یہ قرارداد نہیں پہنچائی گئی اور میں نے اپنے پاس سے ان کو اس قرارداد کی ایک عربی کاپی دی ۔

مصر کے مفتی اعظم شیخ حسنین مخلوف بھی مدینہ منورہ تشریف لائے ہوئے تھے ان سے بھی ملاقات کی ، اور وہیں الفیصل ادویہ کے مالک جناب فضل حق سیالکوٹی نے عزیزیہ ہوٹل میں حضرت الشیخ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ ، اور مولانا چنیوٹی کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس کی رپورٹ ترجمان اسلام میں شائع ہو چکی ہے ۔

مکہ مکرمہ کے احباب نے مولانا منظور احمد سے اصرار کیا کہ آپ اس فتنہ کے مکمل تعاقب کے لئے مستقل طور پر مرکز اسلام مکہ مکرمہ میں قیام کریں سارے اخراجات ہم ادا کریں گے ورنہ سال میں چار ماہ تو ضرور یہاں رہیں تاکہ یہاں سے پوری دنیائے اسلام کے ساتھ اس سلسلہ میں رابطہ قائم کیا جا سکے ۔

سعودی عرب میں پاکستانی سفیر سے بھی ملاقات کی اور انہیں سعودی عوام کے اس تاثر سے آگاہ کیا کہ چونکہ سعودی حکومت نے مدت سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کا داخلہ سعودی حکومت میں بند کر رکھا ہے اور اب حکومت پاکستان نے بھی انہیں غیر مسلم قرار دے دیا ہے لیکن اس کے باوجود قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں سعودی عرب میں آجاتے ہیں ۔

اس لئے حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ پاسپورٹ پر قادیانیوں کی اس حیثیت کا اندراج کیا جائے تاکہ یہ الجھن ختم ہو سکے ۔

آپ نے ان ۲۸ افراد کی فہرست بھی سعودی

سعودی وزارت داخلہ کو مہیا کی جو قادیانی ہیں لیکن مسلمانوں کے بھیس میں سعودی عرب میں قیام پذیر بلکہ حکومت کے ملازم ہیں - ان امور کے علاوہ آپ الخبر اور ریاض بھی گئے اور حرم شریف میں جتنی دیر رہے مختلف اوقات میں اجتماعات سے خطاب بھی کیا -

مکہ مکرمہ کے احباب نے یہ پیشکش بھی کی کہ افریقہ میں چونکہ قادیانیت نے اپنی جڑیں زیادہ پھیلائیں ہیں اس لئے وہاں پر بہت جلد ایک وفد کا دورہ ہونا چاہیئے جو وہاں اس کے بارے میں عوام اور حکام کو آگاہ کرے اس سلسلہ میں تین افراد کے دورہ کے اخراجات کی ذمہ داری مکہ مکرمہ کے احباب نے اٹھالی ہے -

یکم مارچ کو آپ عرب امارات کے دورے پر روانہ ہوگئے - جدہ میں پاکستانی احباب کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا - امیر عبداللہ اور مفتی اعظم شیخ ابراہیم سے ملاقات کی اور ان سے استدعا کی کہ آپ افریقی ممالک میں سعودی حکومت کی طرف سے بھیجے جانے والے مبلغین و مدرسین کو عیسائیت اور قادیانیت کے بارے میں تربیت دینے کا اہتمام فرمائیں اور اس سلسلہ میں ہماری خدمات حاضر ہیں - مفتیٔ اکبر نے آئندہ اس سلسلہ کا انتظام کرنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ آپ جب افریقہ کے دورے پر جائیں گے تو ہمیں پہلے اطلاع کر دیں ہم وہاں پر موجود تمام مبلغین اور مدرسین کو اپنے افریقی ہیڈ کوارٹر میں جمع ہونے کی ہدایت بھیج دیں گے آپ وہاں انہیں قادیانیت کے بارے میں ضروری تفصیلات سے آگاہ کریں -

جدہ میں دارالافتاء والدعوت والارشاد کے جریدہ ہفت روزہ "الدعوت" نے مولانا چنیوٹی سے انٹرویو لیا جس میں آپ نے تحریک ختم نبوت کے مختلف ادوار خصوصاً اکابر علماءِ دیوبند، مجلس احرار اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوۃ اور جمعیۃ علماءِ اسلام کی خدمات سے عوام کو تفصیل کے ساتھ روشناس کرایا - یہ انٹرویو شائع ہو چکا ہے -

سعودی عرب سے فراغت کے بعد آپ بحرین پہنچے، پاکستانی احباب سے ملاقاتیں کیں اردو اور عربی میں متعدد تقاریر ہوئیں جن میں پاکستانی اور عرب احباب کو اپنے مشن سے آگاہ کیا، پاکستانی سفارت خانہ میں گئے، اور قاضی القضاۃ شیخ محمد یوسف الصدیقی سے بھی ملاقات کی -

بحرین میں تین دن کے قیام کے بعد آپ دوبئی پہنچے، تبلیغی جماعت کے جناب ڈاکٹر ملک الطاف حسین نے بھرپور تعاون کیا انہی کی سعی سے وزارت شئون اسلامیہ نے عرب امارات کا ویزا آپ کو بھیجا تھا ڈاکٹر صاحب کے علاوہ شئون اسلامیہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر شیخ عمر جن کے والد شیخ محمد اسمبلی کے رکن ہیں بھی عرب امارات کے دورہ میں آپ کے ساتھ رہے اور پوری توجہ اور دلچسپی کیساتھ آپ کے ساتھ تعاون کیا - عرب امارات میں رہائش، تجارت وغیرہ کا انتظام بلدیات کے کنٹرول میں ہے اس لئے آپ نے میونسپلٹی کے رئیس شیخ سعید اور شیخ احمد بحیری مصری کی معیت میں بلدیات کے ڈائریکٹر کمال حمزہ سے ملاقات کی ان کے علاوہ اوقاف کے ڈائریکٹر شیخ عبدالجبار، وزیر تعلیم شیخ سلیمان قاضی القضاۃ اور اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر سے بھی ملاقاتیں کیں اور عرب امارات کے سربراہ شیخ زید بن سلطان النہیان سے بھی ملے ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں طے پایا کہ وزارت شئون اسلامیہ کی طرف سے ایک بل اور ایک قرارداد اسمبلی میں پیش کی جائے گی اور سعودی عرب کی طرح عرب امارات میں بھی قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا جائے گا -

دوبئی کے بعد شارجہ گئے بلدیات کے ڈائریکٹر، اور اوقاف کے ڈائریکٹر کے علاوہ قاضی القضاۃ شیخ احمد سے ملاقات کی - اور وہاں سے عجمان پہنچے، ریاست کے شیخ راشد بن حمید سے ملاقات کر کے قادیانیت کے متعلق معلومات اور دستاویزات انہیں مہیا کیں -

وہاں سے ابوظہبی پہنچے جہاں قاضی القضاۃ شیخ عبدالعزیز سے ملاقات کی اور وزیر شئون اسلامیہ عرب امارات کے نمائندہ کو اسمبلی میں پیش ہونے والی یادداشت کے سلسلہ میں ضروری معلومات قلمبند کرائیں - جمعہ کے اجتماع کے علاوہ دیگر اہم مساجد میں تقاریر کیں اور سفارت خانہ میں بھی گئے - اور یہاں سے فراغت کے بعد ۲۵ مارچ کو کراچی واپس پہنچ گئے -

مولانا چنیوٹی نے دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ بیرونی ممالک میں قادیانیت کے بارے میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کی تشہیر نہیں کی گئی خصوصاً سفارت خانوں نے اس ضمن میں کوئی کام نہیں کیا بعض سفارت خانوں میں ہم نے خود جا کر قرارداد کی نقول کے بنڈل کھلوائے، مدینہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے افریقی طلبہ نے بتایا کہ ہمیں اپنے ممالک میں کوئی اطلاع نہیں ملی -

مدینہ یونیورسٹی پہنچ کر ہم اس فیصلہ سے آگاہ ہوتے حتیٰ کہ سعودی عرب کے امیر عبداللہ اور عجمان کے شیخ راشد تک بھی یہ قرارداد نہ پہنچ سکی اس لئے ضروری امر ہے کہ مجلس عمل کے ذمہ دار حضرات خصوصاً افریقی ممالک کا دورہ کریں

مکہ مکرمہ کے احباب نے تین افراد کے دورہ کی جو پیشکش کی ہے میری سعی یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ اگر وقت نکال سکیں تو ان کا دورہ اس سلسلہ میں وقیع اثرات کا حامل ہو سکتا ہے -

طلباء کی سرگرمیاں

محمد فاروق قریشی

علماء حق کی قیادت میں نوجوان طلبہ ہی انقلاب لا سکتے ہیں

(حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری)

کالے انگریزوں کے خلاف جہاد جاری رہے گا ۔ سید عبدالغفور شاہ

جمعیۃ طلباء اسلام کے سرپرستِ اعلےٰ حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری مدظلہٗ نے گذشتہ دنوں مدرسہ تجوید القرآن چیچہ وطنی اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والہ میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر جمعیۃ طلباء اسلام کے عظیم اجتماعات سے خطاب کیا۔

انہوں نے فرمایا کہ حضورؐ کی انقلابی دعوۃ کو سب سے پہلے حضرت علی اور حضرت ابوذر غفاری ایسے نوجوانوں نے قبول کیا اور اسلام کی اشاعت و فتوحات میں سب سے زیادہ حصہ نوجوان صحابہ کا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب حضورؐ کی آواز پر نوجوانوں کا ایک طبقہ جمع ہوگیا اور آنحضرتؐ کے ہر اشارہ ابرو پر اپنی زندگی کا آخری سانس قربان کرنے کا جذبہ ان میں پیدا ہوا تو کفر کا نظام معطل ہو کر رہ گیا۔ انہوں نے نہایت پرعزم انداز میں فرمایا کہ آنحضرتؐ کے جانشین علماء کی آواز پر آج کے نوجوانوں کا جمع ہوجانا بھی مدنی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آج مفتی محمود اور علماء حق کی آواز مدارس اور مساجد کی چار دیواریوں سے نکل کر کالج اور یونیورسٹی کے طالب علموں تک پہونچ گئی ہے۔ ستائیس سال تک کفار مکہ کی روش پر چلتے ہوئے ظالم حکمرانوں نے نوجوانوں کو وارثان مصطفےٰ کے قریب آنے سے روکا، لیکن آج مایوسی کی فضائیں چھٹ چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر نوجوان شہزادہ سہانوک پانچ سال کی خونین جنگ آزادی کے بعد کمبوڈیا میں انقلاب لاسکتا ہے۔ نوجوان جمال عبدالناصر امریکی برطانوی، فرانسیسی اور جرمنی کے کاسہ لیس شاہ فاروق کا تختہ الٹ کر ۲½ کروڑ مصریوں کو آزاد کراسکتا ہے جس کی جدوجہد سوڈان، الجزائر، لیبیا اور شام میں انقلابات لاسکتی ہے جو نوجوان مصطفےٰ کمال پاشا کی صورت میں یورپ کے مردِ بیمار ترکی کو آزادی دلاسکتا ہے، پاکستان کو کالے انگریزوں اور امریکی استبداد سے بھی نکال سکتا ہے۔

رانا شمشاد علی خان صدر جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ پنجاب، ضیاء الرحمٰن فاروقی نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب، حافظ محمد طاہر ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب، اور راؤ منور احمد ناظم ضلع ملتان نے بھی خطاب کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ

کے صدر جناب سیّد عبدالغفور شاہ صاحب نے اپنے ایک پیغام میں طلباء سے اپیل کی ہے کہ پاکستان کی بقاء و سالمیت کے لیے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اپنے اندر اتحاد پیدا کریں اور علماء حق کی قیادت میں اسلامی انقلاب کے لیے متحد ہو جائیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ فرنگی استبداد کا جنازہ نکل چکا ہے اور اب فرنگی ذریت اور کالے انگریزوں کے خلاف جہاد آزادی جاری رہے گا۔

پیر جو گوٹھ (ضلع خیرپور سندھ)

حضرت مولانا شمس الدین شہیدؒ کی یاد میں ایک اجلاس جمعیۃ طلباء اسلام پیر جو گوٹھ کے زیر اہتمام منعقد ہوا جناب سید کلیم اللہ شاہ صاحب جناب ظہیر احمد میمن، جناب محمد عبداللہ اور جناب محمد اختر صاحب نے خطاب کیا۔

مولانا شہیدؒ کے نقش قدم پر چلنے کا عزم کیا گیا۔ اور ارباب اقتدار کو متنبہ کیا گیا کہ اگر انہوں نے اسلامی نظام تعلیم رائج کرنے کی طرف توجہ نہ دی تو ان کے بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے کوچنگ سنٹر کھولنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

ضلع نواب شاہ

مجلس عمومی جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کا اجلاس ضلعی صدر محمد اشرف کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلع کی مختلف شاخوں کے ۳۵ نمایندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجوزہ ضلعی کنونشن اور پھر مئی میں ہونے والے صوبائی کنونشن کو بھرپور طور پر کامیاب

بنایا جائے گا۔ اجلاس سے ضلعی ناظم جناب محمد بلال بلوچ اور محمد رفیق گورنمنٹ کالج نوشہرو فیروز نے بھی خطاب کرتے ہوئے اپنی صفوں کو مضبوط بناتے ہوئے ملک بھر میں اسلامی انقلاب کی جدوجہد کو تیز تر کرنے پر زور دیا۔

ضلع جیکب آباد

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جیکب آباد کے اجلاس میں تنظیمی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور اجلاس کے بعد ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی مولانا غلام قادر صاحب تھے۔ جلسہ سے مولانا موصوف اور دیگر طالب علم رہنماؤں نے خطاب کیا

بھاگ ضلع کچھی

جمعیۃ طلباء اسلام بھاگ ضلع کچھی کا ہفتہ وار اجلاس ۱۱ / اپریل کو مولانا غلام رسول صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جناب فضل اللہ صاحب صدر، جناب محمد انور جنرل سیکرٹری اور سرپرست مولانا عبدالرشید صاحب نے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ طلباء کے خون کا آخری قطرہ بھی پاکستان کی حفاظت اور اسلامی انقلاب کی خاطر بہانے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد

قاری فقیر محمد صاحب ہزاروی جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام بروز اتوار اپنی رہائش گاہ سے گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ غازی خان کا انتخاب ۲۵ / اپریل بعد نماز جمعہ تین بجے دفتر جمعیۃ طلباء اسلام صدر بازار میں ہو گا۔

تمام اراکین بروقت شریک ہوں۔

رانا شمشاد علی خان کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور

رانا شمشاد علی خاں کی ضمانت سیشن جج چوہدری محمد اسلم صاحب بہاولنگر نے بسلسلہ مقدمہ تحریک ختم نبوت زیر دفعہ 16.A.M.P.O قبل از گرفتاری منظور کر لی ہے اور انتظامیہ بہاولنگر کو حکم دیا ہے کہ وہ ۲۳ ۴/۲۵ کو رانا صاحب سے متعلق ریکارڈ پیش کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا محمد شریف صاحب مولانا محمد یوسف صاحب ضلعی جنرل سیکرٹری، محمد اکرم فیاض ضلعی صدر جمعیۃ طلباء اسلام بہاولنگر راؤ محمد اقبال محسن صدر جمعیۃ طلباء اسلام ہارون آباد غلام مصطفےٰ ضلعی جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام بہاولنگر، محمد ملنشا شاہد صدر جمعیۃ طلباء اسلام منچن آباد اور خیرپور ٹامیوالی سے مولوی عبدالغفور صاحب سرپرست جمعیۃ طلباء اسلام نے مشترکہ طور پر حکومت کی مذمت کی ہے اور ایک بیان میں کہا کہ وزیر اعظم کے حکم کے باوجود مقدمات واپس نہیں لیے گئے۔ فوراً واپس لے جائیں۔

انتخابات

قلات (بلوچستان)

جمعیۃ طلباء اسلام قلات کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا نور حبیب صاحب منعقد ہوا جس میں قلات کی تشکیل عمل میں آئی عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں:

صدر: جناب عطاء محمد زقی

نائب صدر: " تاج محمد پندرانی

ناظم عمومی: " حافظ عبدالرشید مینگل

ناظم ن: " تاج محمد محمد زقی

ناظم نشریات: جناب عبدالجبار مینگل

اور " شیر محمد افغان

خازن: " دین محمد عمران۔

حیدر آباد

جمعیۃ خدام الاسلام حیدر آباد کا اجلاس ۱۵ / اپریل کو جناب محمد علی محمدی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ناظم نشریات محمد عبدالقدیر نے جمعیۃ کے پروگرام پر روشنی ڈالی اور کارکنوں کو زیادہ تندہی کے ساتھ اس کی اشاعت پر زور دیا بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:

سرپرست: - محمد اسحاق صاحب

صدر: عبدالعزیز صاحب

نائب صدر: محمد علی محمدی

جنرل سیکرٹری: حافظ محمد حیات

جوائنٹ سیکرٹری: غلام مصطفےٰ صاحب

پروپیگنڈہ سیکرٹری: کرامت علی

نائب " نظام الدین

خزانچی: محمد سلیمان

ٹھیری (ضلع خیرپور)

مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:

صدر: جناب سراج احمد شاہ امروٹی

نائب صدر: " خلیل احمد بروہی

ناظم عمومی " محمد اسماعیل ذبیح

ناظم: " احمد حسن عباسی

ناظم نشریات: " عبدالمالک بروہی

خازن: " محمد اسماعیل سندھی

جناب محمد عیسیٰ صاحب کو نظامت دفتر کے لیے مقرر کیا گیا۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں
ورنہ تعمیل نہ ہو گی

قائد جمعیۃ کی اپیل پر مہنگائی کیخلاف جگہ جگہ احتجاج

ظالم حکمرانوں کیخلاف آواز بلند کرنا افضل جہاد ہے — مولانا غلام ربانی

رحیم یار خان! گزشتہ روز چک ۱۰۰ رحیم یار خان میں مولانا حکیم ولی محمد مرحوم کی یاد میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں مولانا غلام ربانی سینئر نائب امیر جمعیۃ صوبہ پنجاب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ظالم حکمرانوں کے خلاف جہاد کرنا مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے اور ہر دور میں ظالم حکمرانوں اور ظالم سرمایہ داروں نے اسلام کی مخالفت اور خدا تعالیٰ کے احکامات سے بغاوت کر کے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے اس وقت معاشرہ کی اصلاح اور ملک کے عوام کی خیر خواہی صرف قوانین اسلام میں ہے۔

جلسہ سے مولانا قاری حماد اللہ ضلعی سالار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ گھی، چینی اور گندم کی قیمتوں میں اضافہ موجودہ حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہے ان اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کی بجائے حکمران اپنی عیاشی بند کرتے۔ اور موجودہ حکومت غیر ملکی سفروں میں برات لے جانے کی بجائے تھوڑے آدمی لے جاتی اور بھٹو صاحب کے دوروں پر اخراجات میں کمی ہوتی تو آج ہمیں یہ سیاہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

جلسہ عام سے شیخ القرآن مولانا عبدالغنی صاحب جاجروی نے بھی خطاب کیا آپ نے کہا کہ انسانوں کی فلاح و نجات کا راستہ کتاب و سنت میں مضمر ہے۔ آخر میں حکیم ولی محمد مرحوم کی بیوہ نے مولانا منظور احمد کے ذریعہ مندرجہ ذیل مدارس کو امداد عنایت فرمائی، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے آمین۔

- دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان ۱۰۰/-
- مدرسہ بحر العلوم رحیم یار خان ۱۵۰/-
- مدرسہ حسینیہ " ۱۵۰/-
- مدرسہ تاج العلوم وارثی ۱۰۰/-
- مدرسہ عربیہ ترنڈہ موریخان ۵۰/-
- مدرسہ عربیہ مڈگاعنن ۵۰/-
- مدرسہ عربیہ شہی تبولال ۱۰۰/-

یہ سات صد روپیہ ان مدارس اور دفتر کو عنایت فرمائے ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور مزید دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

یوم احتجاج

گزشتہ دنوں قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود کی اپیل پر رحیم یار خان میں یوم احتجاج منایا گیا۔ چنانچہ متحدہ جمہوری محاذ رحیم یار خان کا ہنگامی اجلاس بلایا گیا جس میں رحیم یار خان کی تمام مساجد، مکی مسجد، جامع مسجد غلہ منڈی، جامع مسجد شہر کی، جامع مسجد ٹرسٹ کالونی، جامع مسجد محلہ قمر آباد، رحمانیہ مسجد، جامع مسجد حبیب کالونی اور رحیم یار خان کے تمام بڑے اور چھوٹے قصبات، جامع مسجد مدرسہ عربیہ تاج العلوم وارثی، جامع مسجد ترنڈہ موریخان، کوٹ سمابہ، اور مڈگاعنن، خانپور، لیاقت پور، صادق آباد کے عظیم اجتماعات میں موجودہ مہنگائی کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ موجودہ حکومت اپنے وعدوں سے انحراف کر چکی ہے اسلئے اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ اجتماعات میں متحدہ محاذ کے لیڈروں سے اپیل کی گئی کہ رابطہ عوام مہم شروع کریں اور ملک گیر ہڑتال کے لئے بھی فیصلہ کریں۔

وکلاء کا کنونشن

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے اگست کے پہلے ہفتہ میں ۳ اگست ۷۴ء بروز اتوار کو لاہور میں وکلاء کا کنونشن بلوانے کا پروگرام بنایا ہے تاکہ جمعیۃ سے متعلق وکلاء کو منظم کیا جائے اور گرمیوں کی چھٹیوں میں دس دن جماعتی تنظیم کے لئے دورہ کیا جائے اور ضلعی سطح کے جلسوں اور کانفرنسوں سے خطاب کیا جائے۔

جو قانون دان حضرات جمعیۃ سے تعلق رکھتے ہیں وہ اپنا ایڈریس اور کنونشن سے متعلق تجاویز فوری طور پر ارسال کریں تاکہ احباب کی رائے کو سامنے رکھ کر کنونشن کا پروگرام مرتب کیا جائے تمام اضلاع کے عہدیدار حضرات بھی اپنے ہاں وکلاء سے ملیں اور ان کو کنونشن میں شرکت کرنے اور تجاویز بھیجنے پر توجہ دلائیں۔

پتہ

دفتر جمعیۃ علماء اسلام لوہاری دروازہ ملتان شہر - فون نمبر - ۲۱۱۹

شعبہ تبلیغ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے شعبہ تبلیغ کا اجلاس مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجلاس نے اتفاق رائے سے ایک قرارداد پاس کی جس میں اشیائے ضرورت کی قیمتوں میں اضافہ کو واپس لئے جانے کا مطالبہ کیا۔

ایک دوسری قرارداد میں شاہ فیصل شہیدؒ کی شہادت پر اظہار غم کیا گیا اور مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔

شعبہ تبلیغ کو منظم کرنے کے لئے ایک مربوط پروگرام بنایا گیا۔ صوبہ پنجاب کے تمام ضلعی عہدیداروں سے اپیل کی گئی کہ وہ تحصیل سطح اور ضلعی سطح کی کانفرنسیں بلوائیں اور ان کانفرنسوں میں شعبہ تبلیغ کے ارکان کو بلوایا جائے۔

قاری نور الحق قریشی کا صوبائی دورہ

صوبہ پنجاب کے ناظم قاری نور الحق قریشی نے صوبہ پنجاب میں جماعتی کاموں کو مربوط کرنے اور ضلعی سطح پر کانفرنسیں بلوانے اور خصوصی ہدایات کے لئے دورہ کا پروگرام بنایا ہے۔

قاری صاحب پنجاب کے تمام اضلاع میں تنظیمی کام شروع کر رہے ہیں پروگرام مندرجہ ذیل ہے۔

۱۹ اپریل۔ جلسہ عام سے خطاب بعد نماز عشاء
۲۰ اپریل۔ نو بجے صبح لائلپور کی مجلس عمومی سے خطاب
۲۰ ” ” بعد نماز عشاء گوجرہ میں خطاب عام
۲۱ ” ” نو بجے صبح ضلع جھنگ کی مجلس عمومی سے خطاب
۲۱ ” ” بعد نماز عشاء خطاب عام۔
۲۷ ” ” نو بجے صبح ضلع بہاول نگر کی مجلس عمومی کا اجلاس، اور اس سے خطاب

شجاع آباد

جمعیۃ علماء اسلام شجاع آباد نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری کی اپیل پر شجاع آباد کی تمام مساجد میں مہنگائی کے خلاف قراردادیں پاس ہوئیں اور مہنگائی کے خلاف حکومت کے فیصلہ پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔

اس سلسلے میں کمیٹی والی مسجد میں ایک بڑے اجتماع سے مقامی امیر جمعیۃ علماء اسلام قاری نظام الدین نے مہنگائی کے خلاف حکومت کے فیصلہ پر شدید نکتہ چینی کی۔ اس کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام شجاع آباد کی مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر حکومت کے فیصلہ پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔ مقامی حکام نے مساجد کے خطیبوں کو بلوا کر مہنگائی پر لب کشائی سے منع کیا۔ مگر بے باک خطباء حضرات نے اپنے فرض سے کوتاہی نہیں کی۔

قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کا دورہ سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے سیکرٹری جنرل مولانا جلال الدین نے بتایا ہے کہ حزب اختلاف کے قائم مقام قائد اور جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم ۲۶ اپریل بروز ہفتہ ضلع سرگودھا پر ایک روزہ دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔

آپ ۲۶ اپریل گیارہ بجے دوپہر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا سے خطاب فرمائیں گے اور رات کو دار العلوم خضریہ بھیرہ کے سالانہ جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

مولانا قاری عبد السمیع نائب امیر جمعیۃ پنجاب مولانا مولا بخش امیر ضلع اور مولانا صالح محمد صاحب امیر شہر نے عوام اور جمعیۃ کے کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا اجتماع

۱۱ اپریل بعد از نماز جمعہ جامع مسجد چک گمنانہ المعروف بارہ بجے والا جھنگ صدر میں جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا اجتماع ہوا جس میں مولانا قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ جھنگ صدر اور مولانا محمد شفیع صاحب مولانا حق نواز صاحب نے خطاب کیا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ اور ملک سے غنڈہ گردی، مہنگائی ختم کرنے کے مطالبات کئے گئے۔ تمام مقررین نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا ہے اور نظام اسلام ہی اس کے بقاء و سالمیت کا ضامن ہو سکتا ہے۔

زندہ باد ملتان کے آئمہ مساجد اور خطباء کرام

ملتان کے آئمہ مساجد اور خطباء حضرات نے مہنگائی کے خلاف سخت احتجاج کیا۔

متحدہ جمہوری محاذ کے مرکزی راہنما قائد حزب اختلاف حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی اپیل پر یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا اور ملتان شہر محاذ کی طرف سے تمام مساجد میں قراردادیں پاس کرائی گئیں۔

ڈپٹی کمشنر ملتان نے رات کے دس بجے محاذ کے راہنماؤں اور خطیب حضرات کو پولیس کی معرفت جمع کیا اور کہا کہ آپ حضرات حکومت کے خلاف تقاریر نہ کریں۔ مگر تمام آئمہ مساجد اور خطباء نے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک ہم لوگوں کے جذبات کے مطابق تقریر نہیں کرتے تو لوگ مطمئن نہیں ہوتے ہم تو مہنگائی کے خلاف آواز بلند کریں گے۔ اور ہر مسجد میں درج ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

”مسلمانان ملتان کا یہ اجتماع گندم گھی اور چینی کی قیمت میں اضافہ کی مذمت کرتا ہے۔ غلط منصوبہ بندی اور ناقص پالیسی کی وجہ سے غریب عوام پہلے ہی مہنگائی کی چکی میں پس رہے تھے کہ اب ان بنیادی ضروریات زندگی کی قیمتوں میں اضافہ کر کے زندگی کو اجیرن بنا دیا گیا ہے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قیمتوں میں اس ناروا اضافہ کو فوراً واپس لیا جائے اور ضروریات

فون: ۶۷۷۱۵ | ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور | رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

زندگی کی قیمتوں میں کمی کر کے عوام کی پریشانی کو دور کیا جائے"۔

چشتیاں

دفتر جمعیۃ علماءِ اسلام میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد انور صاحب ثاقب منعقد ہوا تلاوت کلام پاک حافظ منظور احمد صاحب مبارک پوری نے فرمائی بعد ازاں مولانا بشیر احمد صاحب شاد سکیرٹری جمعیۃ علماءِ اسلام چشتیاں نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ مہنگائی کوئی قدرت کی طرف سے آسمانی آفت نہیں بلکہ یہ غریب عوام پر زبردستی مسلط کی گئی ہے اور جس ملک میں اشتراکی انقلاب آیا ہے وہاں پر ابتدائی حالات ایسے ہی پیدا کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم بھٹو صاحب کو بتانا چاہتے ہیں اس ملک میں ان کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا کیونکہ اس ملک کی بنیاد اشتراکی نعروں پر نہیں بلکہ اسلامی نعروں پر رکھی گئی تھی۔ اور اراکین جمعیت علماءِ اسلام ہر اس انقلاب کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے جو اسلامی نظام کے خلاف ہوگا۔ انہوں موجودہ مہنگائی پر حکومت کی سخت مذمت کی اور موجودہ فیصلہ کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

آخر میں اجلاس نے ایک قرارداد پاس کی جس میں علاقہ چشتیاں میں روزمرہ کی چوری ڈاکہ زنی پر احتجاج کیا گیا اور نااہل انتظامیہ کی شدید مذمت کی۔ اور دعائے خیر پر اجلاس کا اختتام ہوا۔

مدرسہ عربیہ محمودیہ تعلیم القرآن آستانہ مبارک گوٹھ تحصیل شکارپور

کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس مورخہ ۹، ۱۰ مئی بروز جمعہ ہفتہ منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ امروٹی، حضرت مولانا محمد عمر صاحب بلوچستان۔ مولانا عبدالشکور دین پوری مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا مولوی شاہ محمد ترابی اور دیگر علماء کرام شرکت فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی استدعا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا ایک اجلاس بصدارت ضلعی امیر مولانا فیروز خان صاحب ہوا، اس اجلاس میں بڑھتی ہوئی مہنگائی پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اس موقعہ پر مولانا فیروز خان صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت نے آٹا، چینی، بناسپتی گھی کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کیا ہے نرخوں میں اضافہ کے اعلان سے عوام میں جس قدر مایوسی، بددلی، اور پریشانی محسوس کی جا رہی ہے اس کی مثال ماضی میں ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی عوام پہلے ہی گرانی کی چکی میں پس رہے تھے ان کی قوت خرید قریب قریب ختم ہو چکی تھی ان پر یہ اعلان بجلی بن کر گرا۔

حکومت کے طرز عمل اور انداز فکر نے عوام میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرنے کے لئے قیمتوں میں اضافہ کا اعلان فوری واپس لیا جائے۔

اس اجلاس میں ناظم عمومی مولانا محمد اسمٰعیل قاسمی نے بتایا کہ تحصیل پسرور، تحصیل ڈسکہ جمعیۃ کا دورہ بڑا کامیاب رہا بعض قصبوں میں مزید شاخیں قائم کی گئیں ہیں اجلاس تحصیل شکرگڑھ، تحصیل نارووال کے دورہ کے لئے مندرجہ ذیل وفد کی تشکیل دی گئی اس وفد میں علامہ رشید احمد پسروری، مولانا محمد اسماعیل قاسمی، مولانا محمد رفیق صاحب شامل ہیں۔

شہر سیالکوٹ کے لئے رابطہ عوام مہم شروع کی جائے گی انفرادی طور پر بھی دعوت دی جائے گی اور بعض محلوں میں اجتماع بھی منعقد کئے جائیں گے۔ اس اجلاس میں رابطہ عوام مہم کمیٹی بنائی گئی، جس میں امیر شہر جناب سید بشیر احمد صاحب، مولانا محمد اسمٰعیل قاسمی، مولانا سلطان محمود، مولانا قاری حافظ شمس الدین شامل ہیں۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماءِ اسلام سرگودہا شہر کے جنرل سکیرٹری جنرل شیخ حبیب احمد صاحب کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار ہے، تمام قارئین اور جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ موصوفہ کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالے ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

کوٹ ادو میں یوم احتجاج

گزشتہ دنوں قائد جمعیۃ مفکر اسلام کی اپیل پر کوٹ ادو میں تمام تجارتی، سماجی، دینی اداروں نے مہنگائی کے خلاف یوم احتجاج منایا اور تمام شہریوں نے مشترکہ طور پر شمالی عیدگاہ میں نماز جمعہ ادا کی، نماز جمعہ سے قبل چوہدری شوکت علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کے حالیہ فیصلہ پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک ماہ قبل ۲۱ چیزوں پر اضافہ کیا گیا، اور اس کے بعد اب عام صارفین کے گھریلو استعمال کی چیزوں، گندم، چینی، گھی کی قیمتوں میں پھر اضافہ کر دیا ہے جو کہ ناقابل برداشت ہے۔

ڈاکٹر دوست محمد نمبردار اور قاضی بشیر احمد صاحب جماعت اسلامی نے بھی خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا محمد عبدالجلیل صاحب نائب امیر جمعیۃ علماءِ اسلام نے آخر میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تمام مشکلات کا واحد حل اسلامی نظام میں ہے۔ یہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور یہاں صرف اسلام ہی آئے گا۔